رجسٹرڈ ایل نمبر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

# الحکم

ربیع الاول سنہ ۱۳۱۹

چہ گویم بانو گرائی جہاں درقادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

نمبر ۲۶ | دار الامن والامان قادیان ۱۷ جولائی سنہ ۱۹۰۱ء | جلد ۵

## کلمات طیبات حضرت امام آخر الزمان سلمہ الرحمٰن

(۱۹ جنوری سنہ ۱۸۹۸ء بعد مغرب)

عیسائیوں کا فتنہ **امّ الفتن** ہے اس لئے چودھویں صدی کے **مجدد** کا کام **یکسر الصلیب** ہے۔ پھر جو علامات اس پر صادق آئی اس لئے چودھویں صدی کا مجدد **مسیح موعود** قرار پایا کیونکہ احادیث سے مسیح موعود کا کام یکسر الصلیب ثابت ہوتا ہے اب جبکہ ہمارے مخالفوں کو بھی ماننا پڑتا ہے کہ چودھویں صدی کے مجدد کا کام یکسر الصلیب ہی ہونا چاہیئے کیونکہ اس کے سامنے یہی مصیبت ہے۔ پھر انکار کے لئے کون سی گنجایش ہے کہ **مسیح موعود** چودھویں صدی کا مجدد ہی ہوگا۔ ہماری توجہ اُن لوگوں کی طرف ہے جنکو حق کی پیاس ہے لیکن جو حق کی تلاش ہی نہیں چاہتے جنکی طبیعتیں معکوس ہیں وہ ہم سے کیا فائدہ اُٹھا سکتے ہیں یاد رکھو ہدایت تو اُن کو ہوتی ہے جو تعصب سے کام نہیں لیتے وہ لوگ فائدہ نہیں اُٹھاتے جو تدبر نہیں کرتے۔

پس طالب ہدایت سمجھ لے کہ موجودہ حالتوں میں چودھویں صدی کے مجدد کا یہ کام ہے کہ کسر صلیب کرے کیونکہ صلیبی فتنہ خطرناک پھیلا ہوا ہے **اسلام** ایسا دین تھا کہ اگر ایک بھی اس سے مرتد ہو جاتا تھا تو قیامت برپا ہو جاتی تھی لیکن اب کسقدر افسوس ہے کہ مرتد ہونیوالوں کی تعداد لاکھوں تک پہنچ گئی ہے۔ اور وہ لوگ جو مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہوئے تھے اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے کامل انسان کی نسبت جسکی پاک باطنی کی کوئی نظیر دنیا میں موجود نہیں قسم قسم کے دل آزار بہتان لگا رہے ہیں کروڑوں کتابیں اس **سیّد المعصومین** کی تکذیب میں اس گروہ کی طرف سے شائع ہو چکی ہیں بہت سے مستقل ہفتہ وار اور ماہوار اخبار اور رسالے اس غرض کے لئے جاری کر رکھے ہیں پھر کیا **ایسی حالت میں خدا تعالےٰ کوئی مجدد نہ بھیجتا؟ اور پھر اگر کوئی مجدد آتا تو تم ہی خدا کے واسطے سوچکر بتاؤ کہ کیا اس کا کام یہ ہونا چاہیئے کہ وہ رفع یدین کے جھگڑے کرے یا آمین بالجہر پر لڑتا مرتا پھرے؟**

غور تو کرو جو مرض وبا کی طرح پھیل رہی ہے طبیب اس کا علاج کرے گا نہ کسی اور مرض کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی حد ہو چکی لکھا ہے کہ ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اپنی ماں سے سُنکر اُسکو مار دیا تھا یہ غیرت اور حمیت تھی مسلمانوں کی مگر آج یہ حال ہو گیا ہے کہ توہین کی کتابیں پڑھتے اور سُنتے ہیں غیرت نہیں آتی اور اتنا نہیں ہو سکتا کہ ان سے نفرت ہی کریں بلکہ اُلٹا جو شخص **خدا نے خاص اس فتنہ کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**

کی عزت اور جلال کیلئے خاص قسم کی غیرت لیکر آیا ہے اس کی مخالفت کرتے ہیں اور اس پر ہنسی اور ٹھٹھا کرتے ہیں خدا تعالٰے ہی ان لوگوں کو بصیرت کی آنکھ دے آمین

---

اللہ تعالٰی نے قرآن کریم میں ایک سورۃ بھیجکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قدر اور مرتبہ ظاہر کیا ہے اور وہ سورۃ ہے **الم تر کیف فعل ربك باصحاب الفیل**۔ یہ سورۃ اس حالت کی ہے کہ جب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مصائب اور دکھ اٹھا رہے تھے اللہ تعالٰی اس حالت میں آپ کو تسلی دیتا ہے کہ میں تیرا مؤید و ناصر ہوں۔

اس میں ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے کہ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے **اصحاب الفیل** کے ساتھ کیا کیا یعنی ان کا مکر الٹا کر ان پر ہی مارا اور چھوٹے چھوٹے جانور ان کے مارنے کے لئے بھیجے۔ ان جانوروں کے ہاتھوں میں کوئی بندوقیں نہ تھیں بلکہ مٹی تھی۔ سجیل بھیگی ہوئی مٹی کو کہتے ہیں۔ اس سورہ شریفہ میں اللہ تعالٰے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو **خانہ کعبہ** قرار دیا ہے اور اصحاب الفیل کے واقعہ کو پیش کر کے آپ کی کامیابی اور تائید اور نصرت کی پیشگوئی کی ہے۔

یعنی آپ کی ساری کارروائی کو برباد کرنے کے لئے جو سامان کرتے ہیں اور جو تدابیر عمل میں لاتے ہیں ان کے تباہ کرنے کے لئے اللہ تعالٰی انکی ہی تدبیروں کو اور کوششوں کو الٹا کر دیتا ہے کسی بڑے سامان کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جیسے ہاتھی والوں کو چڑیوں نے تباہ کر دیا ایسا ہی یہ پیشگوئی قیامت تک جائے گی جب کبھی کوئی **اصحاب الفیل** پیدا ہوگا تب ہی اللہ تعالٰے ان کے تباہ کرنے کے لئے ان کی کوششوں کو خاک میں ملا دینے کے سامان کر دیتا ہے۔

پادریوں کا اصول یہی ہے ان کی چھاتی پر اسلام ہی پتھر ہے ورنہ باقی تمام مذاہب ان کے نزدیک نامرد ہیں ہندو بھی عیسائی ہوکر اسلام کے ہی رد میں کتابیں لکھتے ہیں **رام چندر** اور **ٹھاکر داس** نے اسلام کی تردید میں اپنا سارا زور لگا کر کتابیں لکھی ہیں بات یہ ہے کہ ان کا کانشنس کہتا ہے کہ انکی ہلاکت اسلام ہی سے ہے۔ طبعی طور پر خوف ان کا ہی پڑتا ہے جسکے ذریعہ ہلاکت ہونی ہے۔ ایک مرغی کا بچہ بلی کو دیکھتے ہی چلانے لگتا ہے۔ اسی طرح مختلف مذاہب کے پیرو عموماً اور پادری خصوصاً جو اسلام کی تردید میں زور لگا رہے ہیں یہ اسی لئے ہے کہ ان کو یقین ہے اندر ہی اندر ان کا دل ان کو بتاتا ہے کہ اسلام ہی ایک مذہب ہے جو ملل باطلہ کو پیس ڈالے گا۔

اس وقت **اصحاب الفیل** کی شکل میں اسلام پر حملہ کیا گیا ہے مسلمانوں کی حالت میں بہت کمزوریاں ہیں اسلام غریب ہے اور اصحاب فیل زور میں ہیں مگر اللہ تعالٰی وہی نمونہ پھر دکھانا چاہتا ہے چڑیوں سے وہی کام لے گا۔ ہماری جماعت ان کے مقابلہ میں کیا ہے انکے اتفاق اور طاقت اور دولت کے سامنے نام بھی نہیں رکھتے لیکن ہم اصحاب الفیل کا سا واقعہ سامنے دیکھتے ہیں کہ کیسی تسلی کی آیات نازل فرمائی ہیں۔

مجھے بھی یہی **الہام** ہوا ہے جس سے صاف صاف پایا جاتا ہے کہ خدا تعالٰی کی نصرت اور تائید اپنا کام کر کے رہے گی ہاں اسپر وہی یقین رکھتے ہیں جنکو قرآن سے محبت ہے اگر قرآن سے محبت نہیں اسلام سے الفت نہیں وہ ان باتوں کی کب پرواہ رکھتا ہے۔ اسلام اور ایمان یہی ہے کہ خدا کے رائے سے رائے ملا دے۔ جو اسلام کی عزت اور غیرت نہیں کرتا خواہ وہ کوئی ہو خدا کو اسکی عزت اور غیرت کی پرواہ نہیں ہوتی اور وہ دیندار مسلمان نہیں۔ خدا کی باتوں کو حقیر مت سمجھو اور ان لوگوں کو قابل رحم سمجھو جنہوں نے تعصب کی وجہ سے حق کا انکار کر دیا اور کہہ دیا کہ اس کے زمانہ میں کسی کے آنے کی کیا ضرورت ہے افسوس ان پر وہ نہیں دیکھتے کہ اسلام کسطرح دشمنوں کے نرغہ میں پھنسا ہوا ہے چاروں طرف سے اسپر حملہ پر حملہ ہو رہا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کی جاتی ہے پھر بھی کہتے ہیں کہ کسی کی ضرورت نہیں۔

---

**قانون سڈیشن** ہمارے لئے بہت مفید ہے صرف ہم ہی فائدہ اٹھا سکتے ہیں دوسرے مذہبوں کو ہلاک کرنے کے لئے یہ بھی ایک ذریعہ ہوگا کیونکہ ہمارے پاس تو حقائق اور معارف کے خزانے ہیں ہم ان کا ایک ایسا سلسلہ جاری رکھیں گے جو کبھی ختم نہ ہوگا مگر آریہ یا پادری کون سے معارف پیش کریں گے پادریوں نے گذشتہ پچاس سال کے اندر کیا دکھایا ہے کیا گالیوں کے سوا وہ اور کچھ پیش کر سکتے ہیں؟ جو آئندہ کریں گے ہندوؤں کے ہاتھوں میں بھی اعتراضوں کے سوا اور کچھ نہیں ہے

**ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ اگر کسی آریہ یا پادری کو اپنے مذہب کے کمالات اور خوبیاں بیان کرنیکے لئے بلایا جاوے تو وہ ہمارے مقابلہ میں ایکساعت بھی نہ ٹھہر سکے۔**

بن عمر الد

# بقیہ تقریر

حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب سلمہ ربہ

سلسلہ کیلئے دیکھو الحکم نمبر ۲۴ جلد ۵

میرے دوستو! اب بات پر یقین رکھو وہ وقت قریب ہے کہ دنیا دوپہر کی توپ کی طرح معلوم کرلے گی کہ کسر صلیب ہوگیا۔ اس حربہ سے نصرت یہ ہوا کہ عیسائی مذہب کی بنیاد ہی کھوکھلی ہوگئی بلکہ قرآن شریف کی آب و عزت اور سچائی بھی روز روشن کی طرح ظاہر ہونے لگی وہ حقیقت جو **مطھرك من الذين كفروا** میں اللہ تعالیٰ نے رکھی تھی وہ اسی امام کے ہاتھ سے اپنے وقت پر کھلی ہے۔ مسیح علیہ السلام کو لعنت سے بچانے والا اور اسکو پاک کرکے دکھانے والا کون ہے؟ یہی **مرزا غلام احمد** (خدا کی بے انتہا نصرتیں اس کے شامل حال ہوں) کیا عیسائی مسیح کو اپنی لعنت کے بدلے شریعت کی لعنت سے چھڑانے والا نہیں لیتے کیا یہودیوں نے صلیب پر چڑھا کر اُسے ملعون بنانا نہیں چاہا پھر کسی نے اُسکو نبی صادق ثابت کیا؟ یہ قرآن کریم کا احسان ہے مسیح علیہ السلام پر۔ اور پھر میں تو بلا خوف تردید یہ کہتا ہوں کہ یہ احسان اللہ تعالیٰ نے مرزا غلام احمد کے لئے رکھا ہوا تھا۔ جس نے آکر پورے طور پر اُس کی تطہیر کی۔

میرے دوستو! ابھی تک کسر صلیب کے متعلق جو حربے ہیں علمی رنگ میں ہیں مگر وہ وقت دور نہیں کہ انکا ظہور عملی رنگ میں ہو اس وقت جہالت اور طمع سازی کھل جائے گی اور اس کفر اور مکاری کے پوجاری گستاخ اور ڈھیٹھ لوگوں کی طرح زندگی بسر کریں گے

اب دیکھو یہ تین اصول میں نے بیان کئے ہیں ایک یہ کہ خدا کا کلام اپنے اندر سے دعویٰ اور دلیل پیش کرے۔ دوسرا لعنت کا مفہوم۔ تیسرا مسیح علیہ السلام کے صلیب پر سے زندہ اُتر آنے اور مرہم عیسیٰ کے ذریعہ شفا پانے اور اپنی طبعی موت سے مرنے کے متعلق۔ ان تین کی بہت سی فرعیں نکل سکتی ہیں۔ ان کے بعد اللہ کے لئے بتاؤ کہ اور کسی اصلاح کی ضرورت ہے جو ان سوختنی اعتقادوں کو تباہ کرے۔ للہ انصاف سے بتاؤ جس نے اتنی بڑے اصلاح کا بنیادی پتھر رکھا ہو اور اسپر عمارت بنا رہا ہو کیا اُس کو سزاوار نہیں ہے کہ وہ مسیح موعود ہو

## فماذا بعد الحق الا الضلال

اللہ اللہ اب اگر کوئی تم میں سے دنیا کے حالات سے واقفیت رکھتا ہو اور پادریوں کی پہلی حرکت اور آج کی حرکت سے واقف ہو وہ پکار کر کہہ اُٹھے گا کہ ان حربوں سے ایک خطرناک نوحہ سرائی صلیب کے پرستار کلیساؤں میں ہورہی ہے۔ قریب ہے کہ خدا کا انتقام اس دجل کو پاش پاش کرے۔

پھر ایک اور قوم ہے جو ان کی تربیت سے طیار ہوئی ہے وہ **آریہ** قوم ہے پرانے زمانہ کے ہندو لوگ وید کو مانتے تھے لیکن وید ایک عروس ناکتخدا کی طرح ہمیشہ گھونگھٹ میں رہا اگر گھونگٹ کھولدو تو حد سے زیادہ نفرت اس سے پیدا ہو مگر دیانند کی تعلیم کے سبب سے اس آریہ فرقہ نے شور مچانا شروع کیا کہ وید خدا کا کلام ہے پُرانے زمانہ میں کسیکو وید کی طرف توجہ ہی نہیں ہوئی تھی کہ اس کی قلعی کھولے بلکہ ہندوؤں کے بیانات پر یا بعض ایسے ہی اسباب بعض صوفی مزاج (سادہ لوح) لوگوں نے وید کو خدا کا کلام کہدیا۔ اسنے بھی مسلمانوں کو دھوکا دیا ہوا تھا کیونکہ صوفیوں نے وید اور اپنشدوں میں فرق نہیں کیا تھا۔ داراشکوہ اور بعض علما کے طفیل سے اپنشدوں کے کچھ ترجمے بھی ہوئے تھے۔ ہمارے حضرت کو اس طرف بھی توجہ ہوئی اور آپ نے اس کے متعلق وہ کاری زخم آریہ قوم کو پہونچایا ہے کہ وہ اسے مدت العمر بھول نہ سکیں گی وہ کیا؟ وہ یہ کہ وید نے ایسا خدا پیش کیا ہے جو نہ کچھ بنا سکتا ہے اور نہ کسی اپنے پریمی (عاشق وشیدا) اور بھگت (عابد) کو نجات دے سکتا ہے۔ پھر کون عقل سلیم رکھنے والا انسان ہے جو اسکو خدا مان لے۔ چنانچہ اسی اصول پر جب ہمارے بھائی شیخ عبد العزیز نو مسلم نے حلوائی کی دوکان پر یہ کہا کہ وید کا خدا اس سے بڑھکر کیا وقعت رکھتا ہے کہ جیسے تم نے کھانڈ اور دودھ سے مٹھائیاں بنالیں اُس نے روح اور مادہ سے انسان بنادئیے۔ جب اس عقیدہ کو علمی رنگ میں پیش کیا جاوے تو بتاؤ یہ مذہب کیسا گھنونا اور متعفن معلوم ہوگا پھر عملی طور پر اس مذہب کو یوں ایسے ثابت کیا کہ دشمن بھی اس کو دیکھکر بھاگ جاتے ہیں ۔ اور وہ ٭

## نیوگ کا مسئلہ

یعنی ایک عورت اپنے خاوند کی موجودگی میں اگر وہ اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہو کسی دوسرے سے ہم بستر ہوکر اولاد پیدا کرے۔ ایسی حالت میں کون غیور طبیعت ہے جو اس مسئلہ کے ماننے کے لئے طیار ہو اب میں پوچھتا ہوں کہ کیا مسیح موعود کو یہ استحقاق ہے یا نہیں

اور لیظھرہ علی الدین کلہ
اس نے کیا یا نہیں کیا ؟
پھر سکھ قوم بھی ایک
گمنام قوم تھی گورنمنٹ انگریزی
کے طفیل سے ان میں حرکت اور قوت
آگئی تھی ۔ ان کی بڑی بھاری کتاب
(جس سے میں تو شاید بس جاؤں)
پرکس نے حجت پوری کی کوئی صوفی
سجادہ نشین اور مولوی نہ ہوا جو
گرنتھ کے ماننے والی قوم پر حجت
پوری کرتے مگر یہ فخر بھی اسی
لیظھرہ علی الدین کلہ
کے مصداق کو حاصل ہوا اس نے
ایک ہی مسئلہ سے کہ باوا
نانک صاحب مسلمان تھے
گرنتھ کی ساری حقیقت کھول دی
اور سکھ مذہب کی موجودہ عمارت
کو گرا دیا ۔ پھر یہ بات نرا دعوی
ہی دعوی نہ تھا ۔ بلکہ ایک زبردست
دلیل دی باوا نانک صاحب کا چولا
پیش کیا جس کا کوئی جواب
نہیں ہوسکا ۔ میں بارہا سوچتا
ہوں کہ سارے فرشتوں میں ہل
چل مچی ہوئی ہے جب سے مرزا صاحب
نے تجدید دین کا بیڑا اٹھایا ہے
جہاں جہاں اہل اللہ ہیں اس کے
لئے دعائیں مانگتے ہیں چنانچہ
الہام بھی ہوا ہے یصلون
علیک ابدال الشام
کے بزرگ تجھ پر درود بھیجتے ہیں
حقیقت میں سوچو کہ وہ رات
دن میں کیا کر رہا ہے میں نے ایکدن
پوچھا کہ یہ بیماری کیوں ہوتی ہے
اب تو ہر دوسرے دن بلکہ ہر روز
بیماری کا دورہ ہوتا ہے فرمایا بوجھ
بڑھ گیا ہے اور دعاؤں کی ضرورت
بڑھ گئی ہے ۔ قویٰ عاجز آجاتے
ہیں ۔
میں تمہیں سچ کہتا ہوں تم
آرام سے سوتے ہو وہ پہرا دیتا ہے
دشمن تیر برساتے ہیں اور وہ
ڈھال ہو رہا ہے کون اس کی قدر
کرسکتا ہے ؟ بجز خدا تعالیٰ کے۔

میں پوچھتا ہوں دوستوں
نے بھی کیا قدر کی واللہ العزیز
ہم سے کچھ قدر نہیں ہوئی ۔ قدر
ہو نہیں سکتی جب تک محبت نہ ہو
اور محبت پیدا نہیں ہوتی جبتک
اس کے حسن اور احسان کی واقفیت
نہ ہو ۔ اب میں کہتا ہوں اصل
محبوب کیا ہے ؟ خدا ۔ قرآن کریم
اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ۔

قرآن کریم کی خدمت دو ہی
طرح پر ہو اس کی خوبیوں کا اظہار
ہو اور حملوں کا اندفاع ہو یہ خدمت
کس نے کی ؟

چونکہ دو ہی قسم کی خدمت تھی
اس لئے دو ہی قسم کی اصلاح لیکر
یہ امام آیا خوبیوں کا اظہار
مہدویت نے کیا اور حملوں کا
اندفاع مسیحیت نے کیا ۔
پھر اور کس حسن و احسان کی توقع کرتے ہیں
میں دلیری سے کہتا ہوں کہ اگر
تم ان خوبیوں کا مطالعہ کرتے
رہوگے تو فائدہ اٹھاؤگے ۔
ہمارے دوست جو یہاں موجود ہیں
وہ سن لیں اور جو غائب ہیں وہ
سننے والوں سے سن لیں کہ وہ
ان آیات اور نشانات کو جو آج
اسلام کی عزت اور جلال کے لئے
ظاہر ہو رہے ہیں ترتیل کے ساتھ
پڑھیں اور ان پر فکر کریں آخر میں
میں ایک آہ مار کر کہتا ہوں کہ میں
کمزور آدمی ہوں میں بھی دنیا میں
تعلقات رکھتا ہوں لیکن اس
محبوب کے پاس سے جدا ہونا
بخدا مرنے سے بڑھکر سمجھتا ہوں
موت میرے لئے آسان چیز ہے
مگر مشکل اگر معلوم ہوتا ہے تو اس
کے پاس سے الگ ہونا ۔
مجھے اپنے بعض دوستوں کا جو
اس مجمع میں نہیں ہیں تصور کرکے
بہت افسوس ہوا ہے مینے قصوں میں
سُنا ہے کہ سوہنی اپنے عاشق کو
دریا چیر کر ملا کرتی ایک کچی گھڑے
پر سوار ہو کر آخر اسی احرام عشق میں
اُس نے جان دی + مگر کیا خدا کے
موعود ۔ خلیفہ اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے سچے خادم کی محبت
اور اس کا عشق تقاضا نہیں کرتا کہ دیوانہ
وار دوڑے آؤ ۔ مجھے شبہ ہوتا
ہے کہ اگر عشق پورا ہے تو کیوں ان
زنجیروں کو توڑ کر نہیں آتے جو عذر
کا ذریعہ ہیں میں نے یہ الفاظ اس لئے
کہے ہیں کہ مجھے اُمید ہے کہ یہ الفاظ
کسی تحریر کے ذریعہ سے انکو پہنچیں
گے اور ان کو تحریک کریں گے اب
میں اسپر ختم کرتا ہوں کہ خدا تعالے
ہم کو اعمال صالحہ کی توفیق دے
اور اس محبوب کی محبت میں ترقی
بخشے آمین

---

آتشزدگی کا علاج ۔ تازہ شیریں پانی کی
نسبت نمکین پانی آتشزدگی کے فرو
کرنے میں مفید ثابت ہوا ہے ۔

یورپ میں ہر قسم کی دو کروڑ ساٹھ
لاکھ گھڑیاں سالانہ طیار اور فروخت
ہوتی ہیں ۔

اہل لندن ہر سال ایک کروڑ پچاس
لاکھ روپیہ پھولوں کی خرید پر صرف
کرتے ہیں ۔

جبرالٹر کے پوسٹ آفس میں دس
سال سے ایک عورت پوسٹماسٹر جنرل
کے عہدہ پر مامور ہے جسکو نو ہزار
روپیہ سالانہ تنخواہ ملتی ہے ۔

ایک برٹش سپاہی کا خرچ اوسط
قریباً سات سو روپیہ سالانہ ہے
حالانکہ سوئٹزرلینڈ کے ایک سپاہی
کے رکھنے پر قریباً دو سو دس
روپیہ صرف ہوتے ہیں ۔

# بقیہ مضمون

## نذیر احمد صاحب وکیل اور ڈاکٹر رحمت علی صاحب کی خط و کتابت

آپ کے وجود سے ثابت ہوا کہ وہ خدا جو حضرت موسیٰ (علیہ السلام) سے ہم کلام ہوا اور جو ساعیر پر چمکا اور جس نے محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اصطفا اور اجتبا کی خلعت پہنائی اور اپنا کامل زندہ کلام آپ پر اُتارا وہ اب بھی ویسا ہی کلام کرتا ہے۔ وہ دوست اور دشمن اور راستباز اور کاذب کے فیصلہ کے لئے اب بھی ویسی ہی بائیں گورنمنٹ رکھتا ہے۔ وہ ازل سے ابد تک تمام کائنات پر متصرف اور مدبر بالارادہ خدا ہے۔ وہ نیچریوں یا نیچرلسٹوں یا میٹرلسٹوں کے فرضی بت کی طرح بے کار اور ضعیف خدا نہیں۔ آج آسمان کے نیچے زمین کے اوپر ایک ہی سب ہے جس پر ایمان لانے سے رستباز زندگی ملتی اور کفر کی غلامی سے نجات حاصل ہوتی ہے۔

ایخدا تو ان نوجوانوں کو شعور دے کہ جلد اس غلطی پر متنبہ ہو جائیں جس میں بد قسمتی سے پڑے ہوئے ہیں اور انھیں سمجھا کہ یہ احمدی سلسلہ اس زمانہ میں مخصوصاً ان لوگوں کے لیئے قائم ہوا ہے۔

میں یہاں تک پہونچا تھا کہ کسی شدید ضرورت نے اور طرف متوجہ کر دیا اور یوں اس حصہ کا پورا ہونا دوسرے دن پر موقوف ہو گیا۔ شام کو حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام معمولاً نماز کے بعد بیٹھے ایک بزرگ خادم نے عرض کی کہ ہر روز نئے نئے آدمی آتے ہیں اور بعضے تو ایک دو روز ہی ٹھہر کر واپس چلے جاتے ہیں۔ اگر جناب والا کبھی کبھی زبانی بھی اپنے اغراض و مقاصد بیان فرمایا کریں کہ ہم اپنی جماعت کو یہ بنانا چاہتے ہیں تو بہت فائدہ ہو۔ اس کے جواب میں جو کچھ حضرت مامور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا وہ گویا میرے اسی مضمون کا تکملہ تھا میں چاہتا ہوں کہ ان پاک باتوں کو لکھکر اس حصہ کو ختم کر دوں۔ فرمایا ہماری اصلی غرض یہ ہے کہ لوگوں کے دلوں میں اس دنیا کی محبت اور طلب کی آگ جو لگ رہی ہے وہ ٹھنڈی ہو جائے۔ اور دین کو ہر معاملہ میں دنیا پر مقدم رکھیں جیسے کہ ہم بیعت میں بھی ہر ایک سے یہی اقرار لیتے ہیں کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ اور ہماری بڑی آرزو یہ ہے کہ خدا کی سچی محبت اور عزت دلوں میں قائم ہو جائے ہم یہ نہیں کہتے اور نہ اس سے منع کرتے ہیں کہ لوگ طلبیات سے بہرہ مند نہ ہوں اور کار روزگار نہ کریں ہمارا مطلب یہ ہے گو ہم لفظوں میں بھی ادا نہ کر سکیں کہ دنیا میں بالکل منہمک ہو جانا اور اسی جانب کا ہو رہنا اور خدا تعالیٰ کو اصلی مقصود نہ سمجھنا اس بلا سے لوگ بچ جائیں۔ فرمایا اگر کوئی شخص اپنے دل میں ایک حصہ خدا کا رکھے اور ایک حصہ غیر کا تو خدا غضب اور استغنا سے فرماتا ہے جا سارا ہی غیر کو دے مجھے تیرے اس حصہ کی کوئی پروا نہیں میں چاہتا ہوں کہ دلوں کا سارا حصہ اور تمام اطراف خدا کے لئے ہو جائیں اور کسی غیر کے لئے کوئی جگہ کسی گوشہ میں نہ رہے۔ فرمایا یہی ہمارا مقصد ہے اور یہی بڑی آرزو ہے اور اس کے لئے بہت بہت دعا بھی مانگی جاتی ہے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگ پیدا کر دے گا۔

**قولہ** علاوہ ازیں جیسا کہ آپ کے خط اور نیز ان رسالجات سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب مرزا صاحب نے اپنے دعوے کو اور اس کے ثبوت کو تفصیل کے ساتھ ان میں بیان کیا ہے اس لیے بھی مرزا صاحب موصوف کے مشن اور ان کے اغراض اور ان کے دلائل کو سمجھنے اور موازنہ کرنے کے لئے ان رسالجات کا بنظر غائر پڑھنا ضروری تھا۔

**اقول** ۔ یہ صحیح نہیں۔ اگر ڈاکٹر رحمت علی صاحب نے اربعین کی نسبت آپ کو ایسا لکھا ہے کہ حضرت موعود علیہ السلام نے اس میں اپنے دعوی اور دلائل کو بسط اور تفصیل کے ساتھ کہا ہے حالانکہ مجھے شک ہے کہ ایسا کہا ہو تو وہ جوش عشق اور فرط محبت کی وجہ سے معذور ہیں۔ وہ اس رسالہ سے قبل بیشمار قاطع دلائل اور قوی قرائن سے حضرت موعود علیہ السلام کو مامور اور منجانب اللہ مان چکے ہوئے ہیں اور اُن کا وجدان اور ایمان آپ کی ہر ادا پر یہ کہتا ہے۔

کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست

ایسے صدیق کے نزدیک لازماً ضروری ہے کہ اربعین کا ایک ایک حرف درخشاں دلائل کے قائم مقام ہو۔ یہی فطرت کا سچا تقاضا ہے کہ محبوب کی ہر ادا پیاری اور اس کی ہر بات دل کش معلوم ہوتی ہے۔ قرآن کریم نے بھی جو صحیفہ فطرت کی آوازوں کا سچا فونوگراف ہے یہی فرمایا ہے کہ مامور کے نشان اور دن بدن جدید معجزات اُن لوگوں کو ہی فائدہ دیتے ہیں جو پہلے ایمان لا چکے ہوتے ہیں۔ اور پھر فرمایا کہ چونکہ لوگ پہلے ایک دفعہ تکذیب کر چکے تھے اسلئے ان کو سچے نشانوں نے کوئی فائدہ نہ بخشا۔ محبت اور بغض دونوں حیرت

انگیز مسئلے ہیں اور کبھی کبھی ایسی الجھن کی بات ہو جاتے ہیں کہ عقلمندوں کے ناخن فہم ان کی گرہ کو کھول نہیں سکتے۔ کبھی ایک بطلان سے محبت تعلق پیدا کر لیتی ہے اور بعض ایک راستی سے مُنہ پھیر لیتا ہے اس لیے ان کو کسی امر کے صدق و کذب کا معیار ٹھہرانا آسان بات نہیں۔ مگر آخر کار سچی اور پکی بات یہی ہے کہ محبت نے اگر کبھی راستی اور حق کا دامن پکڑا ہے یا یوں کہو کہ محبوب سچا راست باز اور من جانب اللہ ثابت آیا ہے تو یہ تو کبھی نہیں ہوا کہ محبت نے پہلے ایک نکتہ چیں متجسس کا جامہ پہنکر ادھر ادھر سے قرائن مرجحہ یا دلائل قاطعہ کا انبار جمع کیا ہو اور پھر آخر کار بہت سی چھان بین کے بعد اُس منقصد تلاش و تحقیق کو محبوب اور مرجع ایمان قرار دیا ہو۔ خدا جانے محبوب کی ادائیں اور کس ادا میں اور مومن محب کے دل میں کب سے اور کونسی مناسبت ہوتی ہے جو ایک ہی نگاہ میں کام کر جاتی ہے ایمان اور محبت کے پہلے نمونے جناب ابوبکر صدیق علیہ السلام کی زندگی اس امر کی گواہ ہے۔ اتنے بلند دعووں کو جو آدم علیہ السلام سے لے کر اُس وقت تک کسی کے مُنہ سے نہیں نکلے تھے آغاز میں اسطرح قبول کیا اور ایمان کے ثبوت میں ابتدا ہی میں ایسے اعمال دکھائے کہ گویا آپ نے ابتدا ہی میں انتہا کو دیکھ لیا تھا۔ بدر میں جب کفر کا سردار ابوجہل کاری زخم کھا کر خاک و خون میں لوٹ رہا تھا اُس وقت اُسکے سر پر ایک مسلم نے کھڑے ہو کر کہا اب بتا اب تو محمد اپنی باتوں اور دعووں میں سچے ثابت ہوئے یا نہیں؟ اُس نے کہا اب بھی میں اُسے ویسا ہی سمجھتا ہوں جیسے پہلے سمجھتا تھا۔ اللہ اللہ وہ مسلم محب

خدا کی باتوں کو پوری ہوتی دیکھکر جو کئی سال اس سے پیشتر کہی گئی تھیں کس جوش محبت اور ایمان سے بھر کر بغض کے پاس گیا اور یقین کرتا تھا اور اپنے ایمان پر یا واقعات پر نگاہ کر کے اُسے پورا وثوق تھا کہ مطلب کے موافق جواب سنے گا مگر بغض کی اٹل ثابت قدمی نے اُسے کیسا مایوس کیا۔

غرض اگر ڈاکٹر صاحب نے ایسا لکھا تھا تو وہ معذور تھے مگر کیا کہیں **اربعین** میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ یہ کتاب ہماری دعویٰ اور دلائل پر مفصل اور مبسوط کتاب ہے۔ یہ چھوٹا سا رسالہ جیسا کہ اس نام **اربعین لاتمام الحجۃ علی المخالفین** سے صاف ظاہر ہے اُن مخالفوں پر اتمام حجت ہے جو مدت سے اس الٰہی سلسلہ سے جنگ کر رہی ہیں اور اُن بے شمار دلائل قاطعہ کے بعد جو اُن کو ضخیم اور مبسوط کتابوں میں سنائی گئیں یہ رسالہ خطابیات کی قسم سے بطور اتمام حجت کے ہے۔ صادق مامور نے اپنی بصیرت اور خود اپنی صداقت اور حقیت پر ایمان رکھنے کی بنا پر اور گذشتہ دلائل کو کافی اور بس سمجھکر اس میں اپنے الہامات اور ڈرا دینے والی پر شوکت اور تحدی آمیز الفاظ میں دعاوی درج کئے ہیں جو در حقیقت خدا دانوں اور خدا بینوں اور خدا جویوں کے نزدیک تفاصیل اور دلائل سے بے پروا کر دینے والے ہیں۔ یہ کبھی بھی تجویز نہیں کیا گیا اور نہ کبھی حضرت مامور کے دل میں گذرا ہے کہ اُن کے عظیم الشان دعوے کے دلائل کے ثبوت میں یہ ابتدائی اور کافی عظیم الشان کتاب ہے۔ افسوس وکیل صاحب

آپ نے جلد بازی اور ناعاقبت اندیشی سے کام لیا اور نو عمری کے جذبات کو دبا نہ سکے۔ مجبوراً ہے کہ معتقدات میں بھی یہی جلد باز تیز طبیعت کام نہ کرتی ہو۔ اب چونکہ آپ کے دعویٰ کی بنا ہی غلط ہے آپ کو مناسب ہے اور خدا کے لئے ضروری ہے کہ اُس جھوٹی منطق کو جس کی زشت اور منحوس شکل کو آئینہ میں آپ نے خدا کے سلسلہ کو دیکھا ہے یک لخت چھوڑیں اور صاف اور پاک دل سے ازالہ اوہام۔ اور آئینہ کمالات اسلام مع تبلیغ اور حمامۃ البشریٰ اور شہادت القرآن اور نور الحق حصہ اول اور دوم اور براہین احمدیہ ہر چہار جلد پڑھیں۔ اور پھر اگر خدا آپ کو توفیق دے تو خطبہ الہامیہ مع ضمیمہ جو عنقریب شائع ہوتا ہے اور تحفہ گولڑوی اور ایک دو کتابیں اور جو انشاء اللہ تعالیٰ جلد شائع ہونیوالی ہیں غور سے پڑھیں یہ معاملہ ہے دین و ایمان کا سعادت مند اور رشید کا کام ایسے امور میں جلد بازی و زود رسی ظاہر کرنا نہیں ہوتا۔ دانشمند اور زمانہ کے مزاج شناسوں اور نیچر کے سکہ اور ٹکسال کے خوب واقفوں اور خدا کے لئے اور اُسکو راضی کرنے کی غرض سے ماننے والوں اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والوں کی بڑی بھاری جماعت اس سلسلہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مانتی اور اس زمانہ کے لئے ضروری یقین کرتی ہے۔

اگرچہ اس برگزیدہ قوم کا مان لینا آپ پر آپ کے زعم میں حجت یا دلیل نہو مگر کم سے کم اس قابل اعتماد کثیر گروہ کا وجود اتنا بوجھ تو آپ پر ڈالنے کا استحقاق رکھتا ہے کہ آپ اپنی تحقیق کی میعاد اور فرصت میں توسیع دیں اور تنگ دلی کو فراخ حوصلگی سے بدلیں اور سعید و رشید نوجوان

بنیں۔ ان کتابوں کو پورے غور سے پڑھیں۔ نمازوں کے اندر رکوع و سجود میں بعد مسنونہ تسبیحات کے اپنی زبان میں یہ دعا مانگا کریں کہ الٰہی میں تیرا ناتوان اور ناقص علم اور ضعیف عقل بندہ ہوں۔ تیرے وسیع علم کو میری محدود عقل کا پیمانہ اپنے اندر کیونکر لے سکتا ہے۔ یہ مسیح موعود کا سلسلہ اگر تیری طرف سے ہے تو میرے سینہ کو اس کے قبول کرنے کے لئے کھول دے۔ ایسا نہ ہو کہ بیجا نکتہ چینیوں اور گردن کشی میں جہالت کی موت مر جاؤں۔ اس طرح اپنے لفظوں میں تضرع اور ابتہال سے آستانہ الوہیت پر گریں اور صبر اور نیک گمان سے اس پر کاربند ہوں۔ اور چند روز کی فرصت نکال کر قادیان میں قیام فرمائیں اگر آپ میں رشد و سعادت ہے اور تحقیق کا سچا مادہ ہے تو پھر اس کی سبیل بھی اور مسلم راہ یہی ہے۔ ورنہ جھوٹا تکبر اور رعونت بڑائی ہے والعاقبۃ عند ربک للمتقین۔

**قولہ**۔ امور مذہبی میں میرا مسلک ہمیشہ مرنج مرنجاں رہا ہے۔

**اقول** انسان کے لئے بڑا فخر اور درحقیقت انسانیت کا کمال اور زیور یہی ہے کہ اس کا کلام حکمت کے اجزا سے مرکب ہو۔ جہاں تک اس کا تجزیہ کیا جائے یہاں تک کہ کوئی جزو اس کی لایتجزیٰ رہ جائے جب بھی اس سے حکمت اور حق کی خوشبو آوے۔ راستبازوں کی باتیں جنھیں جوامع الکلم کہا جاتا ہے اور جو مختلف ملکوں اور زمانوں اور زبانوں میں متمدن بنی آدم کا دستور العمل رہی ہیں اس لئے قابل قدر اور ایمان اور ایقان کی دستاویز ٹھہر گئی ہیں کہ وہ اصل ترکیب میں حق و حکمت کے اصول پر مبنی ہیں۔ زمانہ کی کسی وقت کی آتشیں طبیعتوں کی سرگرم اور پرجوش تحقیق اور امتحان ان میں کوئی دغل اور کھوٹ ثابت نہیں کر سکے۔

مگر بطلان کی پیروی اور باطل سے محبت ذہنوں میں تیرگی اور مدرکات میں کودنی اور نارسائی پیدا کرتی ہے۔ اس لئے باطل کے پرستاروں کے ساتھ ہمیشہ یہ نحوست اور شامت چمٹی رہی ہے کہ ان کے کلام پر کبھی حکمت اور راستی کا رنگ نہیں چڑھتا جیسے راستبازوں کے کلام اور کام میں طبعی اتحاد اور تطابق رہتا ہے ویسے ہی باطل کے حامیوں کی کردار و گفتار میں ہمیشہ مباینت اور تناقض رہتا ہے۔ از بسکہ برگزیدوں کا کلام فطرت کے خالق کی طرف سے استعدادوں اور قابلیتوں کے مقتضا کے موافق ہوتا اور درحقیقت تمام عملی قوتوں کا سرچشمہ یا آئینہ ہوتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ وہ سچی اور پکی ضرب المثل اور محکم دستور العمل اور واقعی اور عملی کلام ہو۔ مگر حذا کی صفات سے جاہل اور مخذول کا کلام اس مبارک شرف سے برہنہ ہوتا ہے اس لئے کہ وہ بہیمی یا سبعی قوتوں کا ایک عذری جوش ہوتا اور نور اور فراست کی رفاقت سے قطعاً متروک اور مہجور ہوتا ہے۔

درحقیقت وہ بڑے ہی بدقسمت اور سیہ بخت لوگ ہیں جنھیں زبان دی گئی ہے پر دل نہیں بخشا گیا کہ وہ کسی بات کو زبان سے نکالتے وقت دل سے مشورہ کر لیتے اور بازار دہر کے نقادوں اور صرافوں کے بازار میں نقد کلام کو لانے سے قبل قلب منور کے ممیز محک پر کس لیتے۔ نذیر احمد بی اے ال ال بی اپنے موکل کی حمایت میں جج کے سامنے کھڑے ہو کر جانچ تول کر بولیں اور پھونک پھونک کر قدم رکھیں کہ کہیں کوئی کمزور بات منہ سے نہ نکل جائے اور اس مخمور پلیڈر کی طرح کہیں غفلت میں فریق مخالف کے حق میں ہی نہ بول دیں اسی نذیر احمد کے منہ سے احکم الحاکمین کی کچہری میں حق اور حکمت کے مقدمہ میں ایسی کچی اور بودی اور قابل شرم بات نکل جائے۔ دو مخول اور قابل شرم مقولے "صلح کل" اور "مرنج و مرنجاں" ایک خاص فطرت کی قوم کی زبان پر چڑھ جائے کب سے مگر تھوڑے برسوں سے تو بڑے شد و مد سے جاری ہیں مگر میں کبھی یقین نہیں کر سکتا کہ ان سخن سنجوں نے کبھی اپنی جگہ پر سوچا ہو کہ زندگی کی کسی گھڑی میں۔ خلوت میں۔ جلوت میں۔ سیاست میں۔ تمدن میں۔ معاشرت میں اور تعبدی اخلاق میں ان پر خود انھوں نے بھی کبھی عمل کیا ہے۔ مجھے دلی شوق ہے کہ کوئی ایسا مجموعہ یا قوم دکھوں جنھوں نے ان کو اپنا دستور العمل بنا کر قوموں میں ممتاز اور مبارک اور سرسبز زندگی حاصل کی ہو۔ مجھے خوف ہے کہ کوئی جلد باز میری مخالفت کے جوش میں اس استقرا کو توڑنے کے لئے کنجروں یا دفے شاہیوں یا مزدکی مشرب لوگوں کو پیش نہ کر دے مگر مجھے یقین اور تسلی ہے کہ کوئی راستباز غیور ایسی جرأت نہیں کر سکے گا۔ ان متکلموں کے نزدیک جب قومی ترقی اور تہذیب کی نسبت کلام کا سلسلہ چھڑتا ہے تو علیگڈھ کالج اور اس کے خالق یا مخلوق ہی ان کے ذہنوں میں معہود ہوتے ہیں۔ یہ لوگ فیصلہ کر چکے ہیں کہ اس کے بنانے والے اور جنھیں اس نے بنایا ہے یہی لوگ ہیں جن کی باتیں اور کام زندگی کی لمبی یا چھوٹی رفتار میں اتباع کے قابل ہیں۔ مگر افسوس ان بدقسمت

مقتولوں کو ایسی آزاد سکول سے بھی مدد اور قوت نہیں ملتی۔ سید مرحوم نے کبھی "مرنج مرنجاں" پالیسی پر عمل نہیں کیا۔ سید محمود بالقابہ کی خلافت کے ابداع اور استحکام کے وقت ایک فریق کی ایذا یا ناراضی کی کچھ بھی پرواہ نہ کی اور بایں کرسی اور متانت اور وقار سچائی کی حمایت میں سرآشفتہ اور از خود رفتہ ہو کر حریف کو فرانس میں چل کر ڈوئل لڑنے کے لئے چیلنج کیا۔ اور ابطال باطل کے جوش میں محو ہو کر اس بات کی کچھ بھی پرواہ نہ کی کہ سامعین اسے فضول اور خیالی بات یا مجنونانہ بڑ سے زیادہ وقعت نہیں دیں گے۔ پھر نیشنل کانگرس کے خلاف انیٹی کانفرس بنائی اور ذرا بھی لحاظ نہ کیا کہ ایک بڑی اور امید دل سے بھری ہوئی نئی اٹھتی ہوئی قوم کی اس سے دل آزاری ہوگی تفسیر لکھنے اور تہذیب الاخلاق میں مذہبی مضامین دینے سے بہتوں کا دل دکھایا اور نور الآفاق اور کیا کیا رسالے رد میں جاری کرائے مگر کچھ بھی التفات ان باتوں کی طرف نہ کیا۔ میں اتنا تو مانتا ہوں کہ سید مرحوم نے بے شک مذہب کے معاملات میں مداہنہ یا مرنجاں پالیسی سے کام لیا اور راستبازی اور حق کی اشاعت میں انبیائی استقامت اور جوش اور فاصدع بما تؤمر کا کبھی نمونہ نہیں دکھایا۔ اپنے ایک خیال کی تائید یا بنا پر تفسیر یا مذہبی مضامین لکھے مگر پھر ان کی ترویج اور تائید اور اشاعت میں برگزیدوں کی طرح دھت باندھکر اور جان توڑ کر نہیں کھڑے ہوگئے۔ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی وفات پر فلسفیانہ رنگ میں اور نہایت نرم پیرایہ میں ایک بات لکھدی مگر اس مسئلہ کو یعنی مسیح کی زندگی کو دجال اور باطل کا ایک حربہ اور تمام مفاسد اور قوم کے تنزل اور تباہی اور اسلام کے خوفناک ضعف کا قوی موجب سمجھکر اس کی تردید نہیں کی اور ہرگز اس تصور سے مسیح کی موت پر قلم نہیں اٹھایا کہ مسیح کی موت سے ساتھ ہی وہ مذہب بھی مرجائیگا جس نے خدا اور رسول اور قرآن کی عزت کو مٹی میں دفن کر دینے کا بیڑا اٹھا رکھا ہے اور جن کی شرارت اور خطرناک عقیدہ پر خداوند غفور فرماتا ہے

تکاد السموات یتفطرن منہ و تنشق الارض وتخر الجبال ھدا ان دعوا للرحمن ولدا۔

میں کامل وثوق اور شواہد حال کی بنا پر کہتا ہوں کہ اس آیت کے ہولناک رعب سے کبھی ان کا دل نہیں لرزا اور ان کی رگ حمیت میں جوش نہیں آیا اور اس سے متاثر ہو کر بطلان کی تصویر کے مٹانے کو وہ نہیں اٹھے۔ مگر ذاتی معاملات یا دنیوی معاملات میں انھوں نے مرنج و مرنجاں پالیسی کو کبھی نہیں برتا۔ اور نہ کوئی برت سکتا اور برت کر دکھا سکتا ہے۔ کاش نذیر احمد بی اے ال ال بی اتنا ہی کہدینے پر اکتفا کرتے کہ ہمارا مسلک ہمیشہ "مرنج مرنجاں" رہا ہے اس سے اگرچہ ان کی عقل و دانش اور معاملہ فہم اور زندگی کی رفتار میں چراغ ہدایت ہاتھ میں دینے والی قوت پر یہ داغ تو لگا رہتا کہ انھوں نے ناقابل عمل محض خیالی بات کہدی یا مجنونوں کیسی ہانک لگادی ہے مگر آدم سے لیکر ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تک کل راستبازوں کی ہتک اور بے ادبی کرنے کا الزام تو ان پر عائد نہ ہوتا۔ یہ پاک مسلک جو آپ کے زعم میں دنیا میں امن اور آشتی کو پھیلانیوالا اور اتفاق و اتحاد کی جڑ ہے خدا کے برگزیدوں کی سمجھ اور حصہ میں نہیں آیا۔ انھوں نے (نعوذ باللہ) آپ کی نزدیک جنگ اور نااتفاقی کی عظیم الشان کالج کا پہلا پتھر اپنے ہاتھ سے رکھا جبکہ مذہب کے معاملات میں "مرنج مرنجاں" مسلک پر قدم نہ مارا۔ مکہ کے اندر قریش کس مزہ میں زندگی بسر کرتے تھے اور سارے یہ وہی قبیلے بھی اپنے اپنے سادہ شغلوں میں مسرور تھے اتنے میں ایک دراز نے "مرنج مرنجاں" مسلک کی خلاف قدم اٹھایا۔ اور قوم کے مذہبی امور میں بے جا مداخلت شروع کردی یہاں تک کہ ان کے پیارے معبودوں کو ہیزم دوزخ کہہ کر ان کے تن من میں آگ لگادی ان کی سرور کو تلخ کامی سے اور ان کی بزم کو رزم سے بدل دیا۔ وہ بار بار کبھی دھمکی سے اور اکثر منت سے یہی درخواست کرتے تھے کہ تم اپنے لئے جو طریق چاہو اختیار کرلو مگر ہمارے مذہب میں دراندازی نہ کرو۔ وہ آج کل کی یورپین تہذیب اور علیگڈھ سکول کی تعلیم سے زیادہ اور اس کے خلاف اس پرجوش واعظ سے درخواست نہیں کرتے تھے۔ ان کا مقصد یہی تھا اور یہی آج کل کی سچی تہذیب کا خلاصہ ہے کہ تم اپنی ذات کے لئے کچھ ہی پسند کرلو اور جس رنگ میں چاہو جلوہ گر ہو مگر دوسروں کے مذہبی فیلنگ سے تعرض نہ کرو۔ اس سے سوسائٹی میں خلل آتا اور نظام قوم بگڑتا ہے۔ اور قومی ترقی کی راہ پر مذہبی چھیڑ چھاڑ اور خدا کا تذکرہ سخت روک ہے۔ تم غار حرا میں یا اپنے گھر کے گوشہ میں بیٹھے اللہ اللہ کرو نمازیں پڑھو مگر کیا ضرور ہے کہ دوسروں پر بھی دباؤ ڈالو۔ مگر کیا اس ہادی اور واعظ نے قوم کی دردناک فریاد پر کان لگایا۔ اور انکی انجام بینی اور پیشگوئی کی کچھ بھی پروا کی۔ وہ نہ ٹلا اور نہ گھبرایا جب تک اپنا کام پورا نہ کرلیا۔ بھائی سے بھائی الگ ہوا۔ خاوند سے جورو چھوٹی۔ خون کی ندیاں بہ نکلیں۔ ایک عرصہ تک مکہ کی تجارتیں اور بازار بند اور سرد پڑ گئے اور خوفناک تغیر برپا ہوئی مگر اس آپ کے پاک مسلک "مرنج مرنجاں" پر بھی عمل نہ کیا۔ مکہ سے بھاگ کر مدینہ میں پناہ گزیں ہوا۔

باقی آئندہ

# حضرت اقدس گورداسپور مین

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ۱۵ رجولائی ۱۹۰۱ء کو اس مقدمہ مین جو میرزا نظام الدین وغیرہ پر مسجد کا راستہ جو شارع عام ہے بند کرنے کی وجہ سے کیا گیا ہے فریق ثانی کی درخواست پر بغرض ادائے شہادت جانا پڑا۔ دیگر احباب کے ہمراہ خاکسار ایڈیٹر الحکم کو بھی ہمرکاب جانے کا فخر حاصل تہا۔ اس لئے جو کیفیت اس سفر مین اس نے اپنی آنکہہ سے دیکہی اسکا لطف ناظرین الحکم کو دکہانا بھی ضروری سمجہا اگرچہ وہ کیفیت جو صرف دیکھنے سے تعلق رکہتی ہے کسیطرح پر بھی زبان قلم سے ادا نہین ہوسکتی۔ لیکن تاہم جسقدر ممکن ہے بیان کرنا ضروری ہے اس لئے مختصر طور پر عرض کی جاتی ہے۔

## دارالامان سے روانگی

۱۵ رجولائی کی صبح کو حضرت اقدس نے دارالامان سے روانہ ہونیکا حکم دیا چنانچہ حضور کے لئے فینس کی سواری طیار کی گئی اور احباب کے لئے یکے کئے گئے۔ دارالامان سے حضرت اقدس مع زمرہ خدام قریباً ۷ بجے روانہ ہوئے اور کوئی پاو میل تک پیدل تشریف لے گئے۔ حضور کی روانگی کا یہہ نظارہ بھی قابل دید تہا ایک گروہ کثیر خدام کا آپ کو حلقہ مین لئے ہوئے جا رہا تہا جس سے اس محبت اور عشق اور ارادت کا پتہ ملتا تہا جو آپکے مریدوں کو آپ سے ہے چونکہ حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کو کچہہ دیر لگی اس لئے حضور آپکے انتظار کے لئے ٹہر گئے آخر مولوی صاحب کے پونچنے پر احباب یکّون مین اور حضور فینس مین سوار ہوکر رخصت ہوئے۔

## مجمع البحرین پر قیام

گورداسپور کو جاتے ہوئے رستہ مین ایک بہت بڑی نہر آتی ہے اور ایک مقام پر وہ نہر دو بڑے شعبون مین منقسم ہوکر بہتی ہے اس مقام کا نظارہ بھی قابل دید ہے اور مومن وہان پر ا لبحار بحرت پر غور کرکے مسیح موعود کے مبارک زمانہ کا نقشہ اپنے سامنے دیکہتا ہے کہ کسیطرح پر قرآن کریم کی سچائی ثابت ہوتی ہے۔

غرض اس مقام کا نام ہم نے اپنے اس سفرنامہ مین مجمع البحرین رکہا ہے جو احباب یکّون پر سوار گئے تہے۔ وہ وہان پہلے پونچے اس لئے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انتظار مین ٹہر گئے۔ چنانچہ کوئی آدہ گہنٹہ کے انتظار کے بعد حضرت اقدس کی سواری آپونچی حضرت اقدس نے کہانا کہانیکا حکم دیا۔ دسترخوان بچہایا گیا احباب نے کہانا کہایا اس وقت کچہہ باتوں کا سلسلہ چل پڑا حضرت اقدس نے فرمایا۔

متقی کی تائید خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے مومن کی تو شان ہی کے خلاف ہے کہ وہ منصوبہ کرے "

اس اثنا میں نہر کی کوٹھی کے ہندو مسلمان ملازم آنحضرت کی زیارت کے لئے آگئے اور وہ کچہہ عرصہ تک بیٹھے ہوئے آپ کی زیارت سے بہرہ اندوز ہوئے

## فریق مخالف کی گاڑی

غالباً ہم قصور کرین گے اگر ساتہہ ساتہہ اس نظارہ کو نہ دکہائین جو فریق مخالف کا ہم دیکھتے جاتے تہے ابھی ہم بیٹھے ہوئے ہی تہے کہ فریق مخالف کے لوگ بھی ایک بہلی میں سوار آپونچے ان مین سے بعض جو اترنے سے مجبور تہے اس مین پردہ ڈالے ہوئے بیٹھے رہے اور بعض اتر کر نہر کی کوٹہی کی طرف سے ہوتے ہوئے جیسے کوئی روپوش ہونا چاہتا ہے اور شرمسار ہوتا ہے گذرے۔

## وہان سے روانگی

کہانا کہا چکنے کے بعد پہر احباب اور حضور اقدس روانہ ہوئے اور کوئی ڈیڑھ بجے کے قریب قریب گورداسپور جا پونچے فینس کے کہارون نے راستہ مین کہانا پکا کر کہانا تہا اس لئے حضرت اقدس کوئی تین بجے کے قریب گورداسپور پہونچے۔

## احباب کا مجمع

اگرچہ حضرت اقدس کی دارالامان سے روانگی محض پرائیوٹ تہی اور احباب کے طبقہ مین کوئی اطلاع اور خبر نہ تہی مگر کسی نہ کسی طرح جہان جہان احباب کو خبر پہونچی وہان سے حضرت اقدس کے خدام مشتاق زیارت دوڑے آگئے چنانچہ کپور تہلہ۔ امرتسر کے احباب جمع ہوگئے اور وہ دیوانہ وار حضرت اقدس کے استقبال کے لئے کوئی دو میل تک دو دفعہ آگے گئے اور آئے اور پہر گئے۔ کپورتہلہ کے احباب کو چونکہ ۱۵ رجولائی تاریخ مقدمہ کی غلط اطلاع ملی تہی اس لئے ان کو بصد حسرت و افسوس ۱۵ ہی کی شام کو واپس ہونا پڑا۔

## گورداسپور کا قیام

گورداسپور مین حضرت اقدس نے مولانا مولوی محمد علی صاحب کی تجویز کے موافق ان کے خسر منشی نبی بخش صاحب رئیس گورداسپور کے عالیشان مکان مین قیام فرمایا۔ مقدمہ کے متعلق باتون کا سلسلہ شروع ہوگیا اور کسی کے یہہ کہنے پر کہ فریق مخالف نے بہت بیہودہ جرح کرنیکا ارادہ کیا ہوا ہے آپ نے فرمایا "مین اس بات کی کچہہ پرواہ نہین کرتا مومن کا ہاتہہ اوپر ہی پڑتا ہے ید اللہ فوق ایدیہم کافرون کی تدبیرین ہمیشہ الٹی ہوکر ان پر ہی پڑا کرتی ہین مکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین۔ مین یہہ اچھی طرح جانتا ہون کہ ان لوگون کو میرے ساتہہ ذاتی عداوت اور بغض ہے اور اسکی وجہ یہی ہے کہ مین ملل باطلہ کے رد اور ہلاک کرنے کے لئے مامور کیا گیا ہوں۔ مین جانتا ہوں اور مین اس مین ہرگز مبالغہ نہیں کرتا۔ کہ ملل باطلہ کے رد کرنے کے لئے جسقدر جوش مجھے دیا گیا ہے میرا قلب فتویٰ دیتا ہے کہ اس تردید و ابطال ملل باطلہ کے لئے اگر تمام روئے زمین کے مسلمان ترازو کے ایک پلہ میں رکھے جاویں اور میں اکیلا ایکطرف تو میرا پلہ ہی وزن دار ہوگا۔ آریہ عیسائی اور دوسرے باطل ملتوں کے ابطال کے لئے جب میرا جوش اسقدر ہے پھر اگر ان لوگوں کو میرے ساتھ بغض نہو تو اور کس کے ساتھ ہو۔ ان کا بغض اسی قسم کا ہے جیسے جانوروں کا ہوتا ہے تین دن ہوئے مجھے الہام ہوا تھا اِنّی مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً۔ میں حیران ہوں یہ الہام مجھے بہت مرتبہ ہوا ہے اور عموماً مقدمات میں ہوا ہے۔ افواج کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ مقابل میں بھی بڑے بڑے منصوبے کئے گئے ہیں

اور ایک جماعت ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کا جوش نفسانی نہیں ہوتا ہے اسکے تو انتقام کے ساتھ بھی رحمانیت کا جوش ہوتا ہے۔ پس جب وہ افواج کے ساتھ آتا ہے تو اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ مقابل میں بھی فوجیں ہیں جب تک مقابل کیطرف سے جوش انتقام کی حد نہ ہو جاوے خدا تعالیٰ کی انتقامی قوت جوش میں نہیں آتی۔"

اس کے بعد مقدمہ کے متعلق کچھ اور باتیں ہوتی رہیں لیکن بیچ میں کچھ نصیحتیں اور تقویٰ کی ترغیب اور اس کے خلاف کی ترہیب بھی ہوتی رہتی تھیں۔ شام کو حضرت اقدس سیر کو تشریف لے گئے اور وہ رات اسی طرح مقدمہ کے متعلق بعض امور دریافت طلب اور بحث طلب میں مع الخیر گذر گئی۔ رات کو خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر پشاور سے تشریف لے آئے

۱۶ر جولائے سنہ ۱۹۰۱ء

آج دس بجے کے بعد حضرت اقدس کو شہادت میں پیش ہونا تھا۔ فجر کی نماز کے بعد کچھ دن چڑھے پھر احباب کا مجمع ہو گیا اور مقدمہ ہی کے متعلق ذکر شروع ہوا۔ کوئی آٹھ اور نو بجے کے درمیان حضرت مسیح موعود کی خدمت میں ہمارے عزیز بھائی ڈاکٹر فیض قادر صاحب وٹرنری اسسٹنٹ کپورتھلہ کے بھائی منشی فیض رحمٰن صاحب ٹرنیٹرری کلارک گورداسپور کے مقدمہ کے لئے دعا کے واسطے عرض کی گئی + حضرت اقدس نے اُن کو مخاطب کر کے فرمایا۔

"میرا مذہب تو یہ ہے کہ جسکو بلا سے بچنا ہو وہ پوشیدہ طور پر خدا سے صلح کرلے۔ اور اپنی ایسی تبدیلی کرلے کہ خود اسے محسوس ہو جاوے کہ میں وہ نہیں ہوں خدا تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ۔ سچے مذہب کی جڑ خدا پر ایمان ہے اور خدا پر ایمان چاہتا ہے کہ سچی پرہیزگاری ہو خدا کا خوف ہو تقویٰ والے کو خدا تعالیٰ کبھی ضائع نہیں کرتا وہ آسمان سے اُس کی مدد کرتا ہے فرشتے اُس کی مدد کو اُترتے ہیں اس سے بڑھکر کیا ہوگا کہ متقی سے معجزہ ظاہر ہو جاتا ہے اگر انسان خدا تعالیٰ کے ساتھ پوری صفائی کرے اور ان افعال اور اعمال کو چھوڑ دے جو اُس کی ناراضمندی کا موجب ہیں تو وہ سمجھ لے کہ ہر ایک کام برکت سے طے پا جائیگا ہمارا ایمان تو آسمانی کارروائیوں ہی پر ہے یہ سچی بات ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کسی کا ہو جاوے تو سارا جہان اپنی مخالفت سے کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتا + جسکو خدا محفوظ رکھنا چاہے اُسکو گزند پہونچانیوالا کون ہو سکتا ہے۔

پس خدا پر بھروسا کرنا ضروری ہے اور یہ بھروسہ ایسا ہونا چاہیئے کہ ہر ایک شے سے بکلی یاس ہو + اسباب ضروری ہیں مگر خلق اسباب بھی تو خدا تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے وہ ہر ایک سبب کو پیدا کر سکتا ہے۔ اس لئے اسباب پر بھی بھروسہ نہ کرو۔ اور یہ بھروسہ یوں پیدا ہوتا ہے کہ نمازوں کی پابندی کرو اور نمازوں میں دعاؤں کا التزام رکھو ہر ایک قسم کی لغزش سے بچنا چاہیئے اور ایک نئی زندگی کی بنیاد ڈالنی چاہیئے یہ یاد رکھو عزیز بھی ایسے دوست نہیں ہوتے جیسے خدا عزیز ہوتا ہے وہ راضی ہو تو کل جہان راضی ہو جاتا ہے اگر وہ کسی پر رضامندی ظاہر کرے تو اُلٹے اسباب کو سیدھا کر دیتا ہے مضر کو مفید بنا دیتا ہے یہی تو اس کی خدائی ہے۔

ہاں یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جس کے لئے دعا کی جاتی ہے اسکو ضروری ہے کہ خود اپنی صلاحیت میں مشغول رہے اگر وہ کسی اور پہلو سے خدا کو ناراض کر دیتا ہے تو وہ دعا کے اثر کو روکنے والا ٹھہرتا ہے + مسنون طریق پر اسباب سے مدد لینا گناہ نہیں ہے مگر مقدم خدا کو رکھے اور ایسی اسباب اختیار کرے جو خدا تعالیٰ کی ناراضی کا موجب ہوں۔

میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ دعا کرونگا تم خود اپنی صلاحیت میں مشغول ہو اور خدا تعالیٰ سے صلح کرو۔ کہ وہی کارساز ہے"

باقی آیندہ

---

# مسلمانوں کا خدا اور اُسکے حضور میں دُعا

یہ ایک چھوٹا سا عجیب و غریب رسالہ ہے جس میں قرآن کریم کی اکثر دعاؤں کا ذکر ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفات پر دلچسپ بحث ہے ہر ایک مسلمان کے پڑھنے کے قابل ہے قیمت صرف ۲؍ علاوہ محصولڈاک۔ دفتر اخبار الحکم یا حکیم فضل الدین صاحب مہتمم کتب خانہ حضرت اقدس سے طلب کرو

---

# اطلاع ضروری

۱۔ میں دیوار والے مقدمہ کی تاریخ پر روئداد لکھنے کے لئے حضرت اقدس کی ہمراہ گورداسپور گیا تھا اس لئے ۱۷ر جولائے کا الحکم ۲۰ر کو اشاعت پذیر ہوتا ہے۔ کیا یہ عذر قابل تسلیم نہیں ؟ خصوصاً ایسی حالت میں کہ یہ دوروزہ تعویق ناظرین کے سامنے ایک بیش قیمت مضمون لیکر آئی ہے

ایڈیٹر

---

(۲)

میگزین کے متعلق اکثر ناظرین ایڈیٹر الحکم سے خط و کتابت کرتے ہیں اس لئے عام اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ میگزین کے متعلق خط و کتابت مولوی محمد علی صاحب ایم اے کے نام ہونی چاہیئے اور حصص کا روپیہ شیخ رحمت اللہ صاحب بمبئی ہوس انارکلی لاہور کے پتہ سے۔

ایڈیٹر

# اسلامی خبریں

یورپ کی اس ہفتہ کی ڈاک میں ایک وحشت ناک خبر مراکو کی نسبت آئی ہے کہ برٹن اعظم - جرمنی - اطالیہ اور روسیہ نے فرانس کو اجازت دیدی ہے کہ وہ مراکو کو اپنی سرپرستی میں لے لے اور ان چاروں دول نے متفق اللفظ یہ وعدہ کیا ہے کہ ہم تیرے معاملہ میں دست اندازی نہیں کرنے کے - ہاں اسپین اس معاملہ میں مخالفت کر رہا ہے مگر اسکی مخالفت کا فرانس پر شاید کوئی اثر نہ پڑے - ادھر یہ بھی سنا جاتا ہے کہ سلطان مراکو فرانس کی سرپرستی میں آنا قبول کرتے ہیں - مگر ہمیں ایسی خبروں پر اعتماد نہیں ہے کیونکہ ابھی چند مہینے ہوئے ریوٹر کی تار برقی سے معلوم ہوا تھا کہ گورنمنٹ مراکو نے دول یورپ کو لکھا تھا کہ فرانس میرے ملک پر بڑھا چلا آتا ہے مجھے اس کے تشدد سے نجات دی جائے کیا تو یہ مخالفت تھی یا اب سلطان مراکو خود فرانس کی حلقہ بگوشی منظور کرتے ہیں کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔

## عیسائی مشنیں ہندوستان میں

ایک راست گو عیسائی ہیو جکسن نے ۵ر ماہ حال کے پاینر میں ایک خط شائع کرایا ہے جس کا خلاصہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا چنانچہ وہ لکھتا ہے مشنری (یعنی پادریوں کا کام) کام کا یہاں ہندوستان میں کیا نتیجہ ہوا - مشنری ایجنٹ بیشمار ہیں خرچ خوب دھڑلے سے کیا جاتا ہے اور ساتھ ہی یہ بات بھی بڑے فائدہ کی ہے کہ گورنمنٹ عیسائی ہے جس سے انھیں برابر تائید ملتی رہتی ہے - سوال یہ ہے کہ ان تمام باتوں پر نتیجہ کیا ہے وہی ڈھاک کے تین پات سب سے پہلے یہ دیکھنا چاہیئے کہ کرسٹان کتنے ہوتے ہیں اور پھر ان نئے کرسٹانوں کی تعداد سے اخراجات کثیر کا مقابلہ کر لیا جائے گا - اواخر مارچ ۱۹۰۰ء تک چرچ مشنری سوسائٹی کے ہاں ۴۴۲۳۴ - ایجنٹ ۴۰۰۴ یورپین اور تین ہزار اٹھارہ دیسی کام کر رہے ہیں ایک سال میں انگلستان سے جو روپیہ آیا اُس کی تعداد ایک لاکھ تیرہ ہزار چھ سو اکتیس پونڈ ہے مشن کی رپورٹ میں سال کے بپتسمہ پانیوالوں کی تعداد ۸۴۲۳ لکھی ہے مگر اس تعداد میں ۵۹۰۸ بچے ہیں لیکن رپورٹ میں یہ نہیں بتایا گیا آیا یہ بچے موجودہ عیسائیوں کے ہیں یا کہاں سے آئے ہیں - کرسٹانوں کی بڑی تعداد کنواروں کی ہے پھر یہ بچے کیونکر پیدا ہو گئے - لامحالہ یہی ماننا پڑے گا کہ جنرنہیں پادریوں نے ان بے ماں باپ کے بچوں کو کیونکر بہم پہونچایا اور کس آزادی سے ان نا سمجھوں کو بپتسمہ دیدیا ان بچوں کے حاصل کرنے میں طرح طرح کے شبہے پیدا ہوتے ہیں - ان بچوں کے معاملہ کو بالائے طاق رکھ کے جب ہم دیکھتے ہیں تو مشنری سوسائٹی نے اپنی سالانہ کارگذاری کا رپورٹ میں اسطرح اظہار کیا ہے کہ ۲۴۴۵ بالغ اس نے سال بھر میں نئے عیسائی بنائے لیکن رپورٹ میں یہ نہیں دکھایا کہ کتنے لوگ عیسائی مذہب کے دائرہ سے نکل گئے - حساب سے معلوم ہوا کہ ۸۷ ۶۵ عیسائی نکل گئے تو کس جو نیا عیسائی ہوا اس پر ساٹھ پونڈ کا خرچہ بیٹھا اصل میں دیکھا جائے تو ان مشنوں کا کچھ بھی اثر ہندوستانیوں پر نہیں ہوا۔

# متفرقات

بیروت سے خبر آئی ہے کہ یہاں ایک انگریزی اسٹیمر جس میں ۱۱۰۰ ٹن مال لدا ہوا ہے آگیا ہے - اسمیں حجازی ریلوے کی تیاری کے بہت سے آلے اور سامان لائے گئے ہیں -

دمشق سے خبر آئی ہے کہ گذشتہ مئی ۱۹۰۱ء تک ۸۰۰ ۳ میٹر ریل کی پٹری تیار ہوئی ہے - علاوہ اس کے جو پہلے تیار ہو چکی تھی اور آگے ۹۲ میٹر کے لئے ترکی جوانوں نے پتھر کے روڑی بچھائے ہیں -

مکہ میں عید الضحیٰ کے موقعہ پر جو جانور حلال کئے گئے اور ان کے چمڑے فروخت ہوئے - اُن کا مجموعی روپیہ حجازی ریلوے میں دیدیا گیا - اس کی تعداد ترکی پونڈ کے حساب سے ایکہزار ہے -

حاکم موصل نے سلطان المعظم کے حضور میں یہ بات پیش کی ہے کہ سلطنت عثمانیہ میں عربی گھوڑوں کی نسل روز بروز کم ہوتی جاتی ہے اس لئے غیر ممالک کو عربی نسل گھوڑوں کی آمد و رفت بند کردی جائے -

### کربلا کا طوفان

نامہ نگار حبل المتین لکھتا ہے کہ ۲۶ر ذی الحجہ کو کربلا میں طوفان آیا جو پشتہا پشت سے کبھی دیکھا نہ سنا یکایک آسمان کا رنگ قرمزی ہوگیا اور پھر تاریک - ہاتھ کو ہاتھ نہ دکھائی دیتا تھا لوگوں نے ڈر کے مارے دکانیں بند کردیں اور گھروں میں چراغ روشن ہو گئے آہ و زاری کی آوازیں چاروں طرف سے اٹھیں اور ہر جگہ ایک کہرام برپا ہو گیا بارے خدا خدا کر کے طوفان کم ہوا - اور لوگوں کی جان میں جان آئی - غلہ کی بہت سی کشتیاں پانی میں ڈوب گئیں - اور بکثرت درخت زمین سے اکھڑ کے جا پڑے - رسیدہ بود بلائے و لے بخیر گذشت۔

---

دارالامان میں موسم برسات شروع ہوگیا ہے - خاطر خواہ بارش ہوگئی - ابھی آسمان مطر آلود ہے اور بارش ہو رہی ہے - الحمد للہ

# دلچسپ واقعات

**چینی سالار** - افواج چین کا مشہور سالار پہ سالار منشی اننگ فوسیانگ ان دنوں چینی دربار میں نہیں ہے سنا گیا ہے کہ تہوڑی سی فوج کے ساتہہ سرحدی صوبہ کانسو میں ہے اس کی نسبت عام خیال تہا کہ فغفور چین کو بُرے مشورے دیتا ہے اور شرائط مصالحت منظور کرنے سے روکتا ہے۔

**کاشتکاران چائے پر آفت** ٹراونکور کے دو یوریپین کاشتکاران چائے اس جرم میں ہائی کورٹ کے زیر تجویز میں کہ انہوں نے ایک قلی کو سخت مارپیٹ کر ایک درخت کے ساتہہ لٹکا دیا تہا اور صبح اس کی لاش اتار کر جلانے کے واسطے دو میلوں کے فاصلے پر بہیجدی مقتول کی عورت کے واویلا کرنے پر ملزم مع دو ملازموں کے گرفتار کئے گئے ایک ملزم دیوانہ وار حرکتیں کرتا ہے مقامی کاشتکاروں نے پندرہ ہزار روپیہ اپنے بچاؤ کے واسطے چندہ جمع کیا ہے۔

**انتقال وظیفہ** - امیر صاحب کابل کے جو چچازاد برادر سردار محمد خان مقیم دمشق حال میں فوت ہوئے ہیں - وہ ہز ہائنس کے وظیفہ خوار تھے جس پر ان کے خاندان کی پرورش موقوف تھی - لہذا چھتیس قرش ماہوار کا وظیفہ مذکور آئندہ سردار مرحوم کے خاندان کو منتقل کیا گیا ہے۔

**دنیا میں متمول قوم** گو امریکہ کو دنیا میں سب سے متمول شخص رکھنے کا فخر حاصل ہے مگر متمول قوم رکھنے کا اعزاز نصیب نہیں ہے اور نہ ہی یہ وقار انگلستان کو حاصل ہے یہ عزت صرف آسٹریلیا کے حصے آئی ہے گو آسٹریلیا ایک جزیرہ ہے مگر اسے ہمیشہ براعظم کا اطلاق کیا جاتا ہے اس ملک کی سرزمین آبادی اور صنعت اور حرفت کو فروغ دینے کیواسطے نہایت موزون ہے اس کی قدرتی شادابی صرف ایک پیداوار پر موقوف نہیں ہے بلکہ ہر ایک ضرورت کو رفع کرنے کے واسطے کسی چیز کی کمی نہیں ہے - ہر قسم کی سہولتیں نصیب ہوتی ہیں اس لئے وہان ہر قسم کے کارخانے بلا تکلف کہولے جارہے ہیں - جن کے واسطے کافی وافی سامان مطلوبہ میسر آرہے ہیں پچھلے سال آسٹریلیا کی نوآبادیوں کی مجموعی آمدنی گیارہ کروڑ پونڈ تھی - جنمیں سے تین کروڑ پونڈ محض چراگاہوں سے دو کروڑ اسی لاکہہ پونڈ زرعی پیداوار سے دو کروڑ پونڈ معدنی پیداوار سے اور باقی تین کروڑ بیس لاکہہ پونڈ کارخانجات صنعت وحرفت کی آمدنی سے وصول ہوئے سال ۱۹۰۰ء میں بیس لاکہہ بھیڑون کی اون کے فروخت کرنے سے دو کروڑ پونڈ پیدا ہوئے تھے گذشتہ اڑتالیس سالوں کے عرصہ میں آسٹریلیا کی معدنوں سے تین کروڑ ساٹہہ لاکہہ پونڈ کا سونا برآمد ہوا تہا اگر وہان ایک ضلع میں الماس نکلتے ہیں - تو دوسرے میں یاقوت برآمد ہوتے ہیں - اور نیو سوتہہ ویلز میں زمرد کی ایک کان بھی موجود ہے کوئینز لینڈ میں ایک قسم کا دودھیا قیمتی پتھر بھی برآمد ہوتا ہے شمال ومغربی ساحل میں موتیوں کی کوئی کمی نہیں آسٹریلیا ایک صدی سے انگریزون کے قبضہ میں ہے مگر تمام قوموں کی آنکھون میں خار رشک کھٹک رہا ہے

**نئی آبنائے** - انجنیروں نے روسی وزیر مال کی خدمت میں بحیرہ اسود اور بحیرہ کیسپین کو بذریعہ نہر آپسمین ملانے کے متعلق نقشے پیش کئے ہیں اس نہر کی لمبائی ساڑہے پانچسو ورشٹ ہوگی جس کی لاگت کا تخمینہ تیس کروڑ روبل کیا گیا ہے (ایک ورشٹ پینتیس سو فیٹ کے مساوی ہوتا ہے۔

**سرحدی صوبہ** بمعصر پاونیر کو معلوم ہوا ہے کہ سرحدی صوبہ کا نام "شمالی ومغربی صوبہ ہوگا" اس کی جنوبی حد مقام ویہوا قرار دیگئی ہے جو ڈیرہ اسمعیل خان اور ڈیرہ غازیخان کے عین وسط میں ہے - بلوچ قوم کے باشندے عین ویہوا کے نیچے رہتے ہیں گورنمنٹ کو اس جدید انتظام سے صرف پٹھان قوموں کے ساتہہ برتاؤ کرنا مدنظر ہے -

**پولیس کو نوا کہیلی** - اس پولیس کی کارروائیوں کی تحقیقات کے واسطے جو کمیشن قایم ہوا تہا وہ اپنی کارروائی ختم کر چکا ہے مگر معلوم نہیں کہ کارروائی مذکور شایع کیجائیگی یا نہیں۔

**قحط کمیٹی** - ولایت میں ہندوستان کے متواتر قحطوں کی وجہ دریافت کرنے کے لئے عالی وقار اور تجربہ کار صاحبوں کی ایک کمیٹی قائم ہوئی ہے جسمیں لارڈ رپن سابق وائسرائے ہند سر اکلنڈ کالون: اور سر ولیم میور سابق لفٹنٹ گورنران ممالک مغربی وشمالی سر ولیم ویڈر برن سابق چیف سکرٹری گورنمنٹ بمبئی لارڈ ہوب ہوسکر مسٹر کیٹ مسٹر لین ممبر پارلیمنٹ مسٹر تہاربرن سابق فنانشل کمشنر پنجاب مسٹر لیونارڈ کوارٹنی سر ایم بہونگری ممبر پارلیمنٹ مسٹر رومیش چندر دت اور مسٹر دادابہائی نوروجی وغیرہ وغیرہ شامل ہیں یہ کمیٹی گورنمنٹ ہند پر اعتراض نہیں کرے گی - بلکہ اس کو مدد دیگی -

**نمائش گلاسگو** - اس نمائش میں خاص دلچسپی پیدا کرنے کے لئے ہندوستانی معاملات پر لکچر دینے کا انتظام کیا گیا ہے جس کے واسطے بالو رومیش چندر صاحب دت منتخب کئے گئے ہیں - اور گلاسگو یونیورسٹی کے پروفیسر مسٹر نیدیس جو ہندوستان کے بہی خواہوں میں سے ہیں اس کام میں ان کا ہاتہہ بٹائینگے ان لکچروں کے سلسلہ کا آغاز سر جان جارڈین کی تقریر سے کیا جائیگا۔

حسب ذیل مضامین منتخب کئے گئے ہیں - ہندوستان اور اس کی آبادی برٹش صوبجات اور دیسی ریاستیں جوڈیشل انتظام حکومت پریس ...

# مکتوب حضرت امام آخر الزمان علیہ السلام

## سید مظہر حسین الہ آبادی سے خط و کتابت

### نقل عرضی سید مظہر حسین صاحب الہ آبادی

جناب مولوی صاحب مجمع کمالات ظاہری و باطنی - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ جواب کارڈ سے آج سرفرازی حاصل ہوئی کچھ رنج اور کچھ خوشی ہوئی خوشی تو اس لئے کہ آپ کی خیریت سے مطلع ہوا اور رنج اس لئے کہ پہلے عریضہ کے گم ہو جانے سے جواب باصواب نہ پہونچا جیسی مشیت ایزدی میں کسیکو کچھ دخل نہیں کچھ اس میں بہتری ہو گی - پھر اپنا حال لکھتا ہوں اور جواب کے واسطے لفافہ بھی رکھتا ہوں خدا کرے پہونچے اور آپ جواب باصواب سے مطلع فرمادیں تاکہ مجھے اپنا پتہ ملے - حضرت میری حالت ہے کہ لا اله الا الله کے شغل سے انا محبوب کی صدا دل گم گشتہ سے سنتا ہوں اور ہمہ اوست کا جلوہ آنکھوں سے دیکھتا ہوں کثرت میں وحدت اور وحدت میں کثرت معلوم ہوتی ہے متکلمین لائے نفی جنس کی خبر با محذوف کرتے ہیں اور الہ کو بمعنی معبود برحق کے کہتے ہیں یہ معنے مجھے تاویلی معلوم ہوتے ہیں صوفیا لائے نفی کی خبر غیر اللہ محذوف کرتے ہیں اور الہ کو بمعنی مطلق معبود کے کہتے ہیں یہ معنی ہمہ اوست کو ثابت کرتے ہیں اور مطابق قرآن اور حدیث معلوم ہوتے ہیں - هو الاول والآخر والظاهر والباطن سے بھی ہمہ اوست کی تصدیق ہوتی ہے اور آیت اجعل الالهة الها واحدا ان هذا لشیء عجاب بھی اسکو ثابت کرتی ہے پنجگانہ نماز میں ہم لا اله غیرك کہتے ہیں اور ایاك نعبد وایاك نستعین پڑھتے ہیں یہ سب آیتیں اور حدیثیں صاف صاف کہتی ہیں کہ مجبوروں پر احکام تکلیفی صادر ہوتے ہیں غایت درجہ یہ ہے کہ مومنین بجا آوری احکام پر مجبور ہیں اور کفار و مشرکین عدم تعمیل احکام پر مجبور کئے گئے ہیں کسیکو ذرا بھی اختیار نہیں - وما من دابة الا هو اخذ بناصيتها بھی اسی کا شاہد ہے جب میں بیخودی کے عالم میں ان مطالب و دلائل کو مسلمانوں سے بیان کرتا ہوں اور کہتا ہوں کہ قرآن اور حدیث پر عقیدہ رکھکر عمل کرو تو اللہ پاک مقبول کرے گا اور سینہ کھول دیگا متکلمین کی انکلیں ہیں اور تاویلیں ہیں ان سے کوئی سچا مومن نہیں ہو سکتا تو مجھے کافر و مجنون و زندیق کہتے ہیں میں خدا کا شکر کرتا ہوں اور اندھے مسلمانوں پر سخت افسوس کرتا ہوں جب میں بھی مثل ان کے اندھا تھا تو مجھے سچا مسلمان جانتے تھے - جب اللہ پاک نے روشنی دی تو مجھے زندیق کہتے ہیں بہر حال میں خوش ہوں اللہ پاک مجھ سے راضی ہے خدا جانے یہ آپ کی دعا کا اثر ہے یا پیرو مرشد برحق کی توجہ کا باعث جو مجھے یہ حالت ہے جو عرض کی اس مرتبہ حضرت مرشد برحق نے بعد سننے حال کے حصن حصین پڑھنے اور عمل کرنے کی بھی اجازت فرما دی ہے فقیر پابند ہے آپ کی زیارت کا اشتیاق بھی ترقی پر ہے دیکھئے یہ دولت کب نصیب ہو - دعا کیجئے کہ جلدی اس دولت کے حصول کے اسباب مہیا ہو جاویں جواب سے جلدی سرفراز فرماویں کہ یہ حالت اچھی ہے یا بری - ۱۱ اگست ۱۸۹۹ء

## جواب

مکرمی اخویم - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - آپ نے جو کچھ خط میں لکھا ہے اگر خدا تعالیٰ نے آپ کو اس کا علم قطعی اور یقینی بخشا ہے جس میں شک اور شبہ کو راہ نہیں تو یہ حالت آپ کے لئے اچھی ہے اور اگر ایسا نہیں تو پھر دعوی بیدلیل سے بچنا چاہیئے - لا تقف ما ليس لك به علم ان السمع والبصر والفؤاد كل اولئك كان عنه مسئولا - قرآن شریف کی بعض عبارات ذو الوجوہ ( ذو المعارف ) ہیں اور بعض آیات بینات سریع الفہم اور متبادر الفہم - آیات جو بینات میں داخل ہیں وہی ہیں جو جابجا خالق اور مخلوق کا فرق کرتی ہیں یہانتک کہ قرآن سے ثابت ہے کہ یہ ابدی فرق ہے یہ تو سچ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وجود کے ساتھ تمام وجود ایسے ہی ہیں کہ گویا کچھ بھی نہیں اور ہر ایک جگہ وہی طاقت عظمیٰ کر رہی ہے مگر جو بظاہر اجسام اور ارواح نظر آرہے ہیں ان کو ہیچ اور کالعدم کہو تو کہو مگر ان کو خدا تو نہیں کہہ سکتے یہ سب ہیچ اور کالعدم ہیں اور خدا عزوجل ہیچ اور کالعدم نہیں - والسلام علی من اتبع الہدیٰ - ۱۴ اگست ۱۸۹۹ء

### سید مظہر حسین صاحب الہ آبادی

جناب مولوی صاحب مخدوم و مکرم - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - سرفراز نامہ شرف صدور لایا کاشف مندرجہ مضمون ہوا - دفعۃً دیکھنے سے مجھے ایسا معلوم ہوا

کہ آپ مقلد متکلمین ہیں لیکن بعد غور کامل کے ایسا دریافت ہوا کہ اگر آپ مقلد متکلمین ہوتے تو میری حالت کو اچھا نہ کہتے اور صاف صاف زندیق و ملحد فرما دیتے شاید آپ نے میرا امتحان لیا ہے جو خالق مخلوق کے فرق کی دلیل فرمائی ہے۔ فقیر اُن وجودیوں کو گمراہ جانتا ہے جو خالق مخلوق میں فرق نہیں کرتے۔ میرے نزدیک بلکہ محققین کے نزدیک وجود کے مراتب ہیں اور ہر مرتبہ کے احکام جدا گانہ ہیں۔ ہر مرتبہ از وجود حکمے دارد۔ گر فرق مراتب نہ کنی زندیقی۔ اللہ پاک نے اپنے کلام پاک میں انسان تین قسم کے فرمائے ہیں۔ **فمنھم ظالم لنفسہ ومنھم مقتصد ومنھم سابق بالخیرات** میں اُن وجودیوں کا معتقد ہوں جو سابق بالخیرات کے زمرہ میں ہیں ور کبھی مقام نہیں کرتے اور رات دن اُن کے دل سے **رب زدنی علما** کی صدا بلند ہوتی ہے۔ **اولیاءی تحت قبائی لا یعرفھم غیری**۔ انکی شان میں آیا ہے جو لوگ وحدۃ الوجود ہمہ اوست کے قائل ہیں۔ جہاںتک میری تحقیق ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ خالق مخلوق میں تغایرا عتباری ہے نفس الامر میں ایک چیز ہے ایک اعتبار سے اسی چیز کو خالق کہتے ہیں دوسر اعتبار سے مخلوق لیکن یہ بات عقل کے سمجھنے سے پاک ہے عقل اسکو ہرگز دریافت نہیں کرسکتی عشق کی حالت میں انسان اس کو سمجھ جاتا ہے۔ یعنی جب انسان انانیت کو دور کرے اور فنا کا مقام حاصل کرے اُس وقت اُس کو کامل یقین ہو جاتا ہے کہ ہمہ اوست ٹھیک ہے۔ ان کا قول ہے اللہ محسوس والخلق معقول اور یہ مرتبہ کامل یقین کا ہرگز اُس شخص کو نہیں حاصل ہوتا جو اتباع سنت میں ناقص ہے

البتہ یہ بات ہر شخص کو عقل سلیم سے دریافت ہو جاتی ہے جو قرآن و حدیث کے مطالب پر غور کرے کہ اللہ پاک نے ہمہ اوست کے اعتقاد کو سب احکام پر مقدم رکھا ہے چاہے سمجھ میں نہ آوے اسکو ایمان بالغیب کہتے ہیں اور اس اعتقاد کے صحیح ہونے پر جا بجا قرآن میں اور حدیثوں میں دلائل فرمائی ہیں منجملہ اُن آیات کے جن سے ہمہ اوست ثابت ہے **لا الہ الا اللہ** ہے جس کی صحت کی دلیل **لو کان فیھما الھۃ الا اللہ لفسدتا** ہے اب اس کا ثبوت چاہیئے کہ **لا الہ الا اللہ** سے ہمہ اوست کیسے ثابت ہے سو اس کے بہت دلائل ہیں منجملہ اُن دلیلوں کے ایک دلیل یہ ہے کہ ایک بزرگ نے اپنے رسالہ میں لکھا ہے کہ صاحب کشاف نے شان نزول آیت **اجعل الالھۃ الھا واحدا** کی یہ لکھی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نبی و رسول ہونے کا اعلان کیا اور چند لوگ مثل ابوبکر صدیق و حمزہ و علی و عمر و غیرہم رضی اللہ عنہم اجمعین ایمان لا چکے اور آنحضرت نے بتوں کو ناپاک فرمایا تو کفار قریش نے مسلمانوں کو تکلیف دینا شروع کیا ایک روز صنادید قریش ابوطالب کے پاس آئے اور کہا تم سردار ہو اپنے برادر زادہ محمد کو سمجھا دو (صلی اللہ علیہ وسلم) کہ ہمارے معبودوں کو بُرا نہ کہے ہم اُن کو اور اُن کے ساتھیوں کو تکلیف دیں گے ابوطالب نے آنحضرت کو طلب کیا اور کہا یہ تمہاری قوم تم سے کچھ درخواست کرتی ہے اُمید ہے کہ تم قبول کروگے آنحضرت قوم کیطرف متوجہ ہوئے کہ تم مجھ سے کیا چاہتے ہو انھوں نے کہا آپنے فرمایا کہ تم میرا ایک کلمہ مان لو تو

میں بھی تمہاری بات مان لوں گا انھوں نے کہا ہم مان لیں گے آپ نے فرمایا **قولوا لا الہ الا اللہ** پس وہ لوگ آنحضرت کے پاس سے متحیر اور متعجب ہوکر اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے **اجعل الالھۃ الھا واحدا ان ھذا لشیء عجاب** پس یہ بات سب پر روشن ہے کہ رسول عربی ہیں اور وہ لوگ بھی اہل عرب آنحضرت کی برادری تھی وہ اُنکی کلام کا مطلب سمجھتے تھے پس جب **لا الہ الا اللہ** کے نہ ماننے کی وجہ انہوں نے یہہ کیا اللہ کثیرہ کا الہ واحد گردانتا تعجب کی بات ہے تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ **لا الہ الا اللہ** کے معنے یہی ہیں یعنے کئی معبودوں کو ایک گردانتا اور ظاہر ہے کہ تعجب اسی چیز پر ہوتا ہے کہ جس کا بہید مخفی ہو اور عقل مین نہ آوے اور **جعل** سے **جعل** فعلی مراد نہیں ہوسکتی جعل عقلی مراد ہے اور یہی معنے ہمہ اوست کے ہین۔ کہ جو چیزیں بچشم ظاہر کثیر معلوم ہوتی ہین وہ بچشم باطن ایک مانی جاوین اور دیکھی جاوین ایہہ معنے جب ہی صحیح ہوسکتے ہیں کہ اللہ بمعنے مطلق معبود کے جیساکہ لغت سے ثابت ہے اور قرآن کی جابجا آیتوں سے ثابت ہے کہا جاوے اور مانا جاوے اور خبر لا کی غیر اللہ محذوف کیجاوے پس معنے یہہ ہوں گے کہ نہیں ہے کوئی معبود باطل یا مستحق العبادت غیر اللہ کے مگر اللہ ہی ہے پس جب کوئی غیر اللہ نہیں ہے تو عین اللہ ہے ورنہ ارتفاع نقیضین محال آویگا اور معبودان کفار ممکنات ہین جب وہ غیر اللہ نہ ہوئے تو جملہ ممکنات غیر معبودان بھی غیر اللہ نہ ہوئے کیونکہ ترجیح بلا مرجح ہے کہ بعض ممکنات عین اللہ ہون اور بعض غیر اللہ انتہی تقریرہٗ پس علم یقینی اور قطعی سے

آپ کی یہہ مراد ہے کہ دلائل حقہ سے یقین ہوگیا ہو تو بیشک اللہ پاک نے مجہی یقین عنایت کیاہے اور اگر یہہ مراد ہے کہ فنا کا مقام حاصل ہونے سے جو علم ہوتا ہے جس کو الہام کہتے ہین تو یہہ مرتبہ ابہی تک نہیں حاصل ہوا اس کی طلب سے اللہ پاک نے آپکو صاحب الہام کیا ہے جیسا کہ آپ اپنی کتاب میں اعلان دے چکے ہیں۔ اگر آپ کو الہام کے ذریعہ سے یہہ معلوم ہو جاوے کہ مجہیہ مرتبہ آپ کی حضور میں حاصل ہو سکتا ہے تو میرا سے خدا مجہے طلب فرمائے۔ دیانند کو جو ایک کافر تہا آپ نے ضروری اخراجات دینے کا وعدہ لکہا تہا مین آپ سے کچہہ روپیہ پیسہ نہیں لینا چاہتا اور مسلمان ہون وہ اپنی شقاوت ازلی کے سبب محروم رہا مین انشا اللہ تعالے حاضر ہوں گا۔ جواب باصواب سے سرفراز فرمائے۔ ۱۹ ر اگست ۹۸ء

## جواب

مکرمی اخوی۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا مجہکو باعث شدت کم فرصتی زیادہ گفتگو کی فرصت نہیں۔ مین ہرگز سمجہہ نہیں سکتا کہ مخلوق باوجود اپنے ضعف و ناتوانی وجہل و نادانی وحیرت وسرگردانی اور ہر ایک قسم کے نقصان کے اور عیب کے کہ جو اس کی فطرت کو لگی ہوئی ہین کیونکہ دراصل اپنی ماہیت مین عین خالق ہو سکتا ہے اگر انسان عین خالق ہوتا تو الوہیت کی تمام صفات بلاشبہ اس مین پائی جاتیں لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ انسان دنیا میں آکر بہت سے غم وہم اٹہاتا ہے اور بہت کچہہ اپنے نفس کے لئے چاہتا ہے مگر ملتا نہیں بارہا اپنے مطالب سے ناکام اور نامراد رہتا ہے اگر اس کو خدائی مین کچہہ حصہ ہوتا تو یہہ عجز اور نامرادی کی حالتیں کیوں اس کو پیش آتیں انسان کی مخلوقیت تو ایک یقینی امر ہے جس کے لوازم ہر وقت ہماری آنکہوں کے سامنے ہیں اور جس کا خمیازہ ہر ایک شخص اٹہا رہا ہے مگر اس کے خالق ہونے کی علامات کہاں ہیں انسان کیسے کیسے لاعلاج مصیبتوں اور دردوں اور دکہوں میں پڑتا ہے اور فاقہ اور محتاجی میں کباب ہوتا اور جلتا ہے اور پہر ہر ایک قسم کی معصیت اور کبائر اور صغائر مین بہی مبتلا ہوتا ہے اب کیا کوئی عقل تجویز کر سکتی ہے کہ یہہ تمام نقصان خدا تعالے پر عائد ہو سکتے ہیں۔ لا تقف ما لیس لک بہ علم ان السمع والبصر والفواد کل اولٓئک کان عنہ مسئولاً

آپ کا یہہ قول کہ آیات قرآنیہ سے ہمکو یہہ یقین حاصل ہے نہایت تعجب کی جگہ ہے قرآن شریف مین متشابہات بہی ہین اور بینات بہی اور بلاشبہ بینات قرآنی آپ کے اس مطلب کے مخالف ہین اور اگر بفرض محال قرآن شریف میں بتصریح لکہا ہوتا کہ تم سب خدا ہو تب بہی اس کی کوئی تاویل کرنی پڑتی کیونکہ ہم بخوبی جانتے اور یقین رکہتے ہیں۔ کہ ہم نہایت عاجز اور ذلیل ہیں کسی طرح خدا نہیں بن سکتے اور ہمارے اس یقین کو تاویلات رکیکہ اٹہا نہیں سکتیں۔ لوہے کو لوہا توڑ سکتا ہے نہ خس وخاشاک جنہوں نے خدائی کا دعوے کیا وہ آخر نہایت ذلیل ہوکر مرے ہیں غرض خدا بننے کے لئے اپنی خدائی کا کچہہ ثبوت بہی تو دینا چاہیئے ورنہ دعوے بلا دلیل صرف ایک معصیت ہے جس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ والسلام علے من اتبع الہدے

۲۳ ر اگست ۹۸ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

برادرم۔ میرزا خدا بخش صاحب السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ مین نے آپکی کتاب عسل مصفی پوری پڑہی ہی تہی تو یہ نیت تہا کہ مین اسپر ریویو کرتا اور ان خصوصیات پر مفصل اور واضح گفتگو کرتا جو آپکی کتاب سے خاص ہین مگر اسوقت بعض سخت موانع درپیش ہیں کہ میں اس بہاری فرض کو ادا نہیں کر سکتا پہلے آپکی کتاب کو اول نظر میں سبک ہاتہہ سے اٹہایا اور غیر ملتفت دل سے دیکہا مگر مین صاف اقرار کرتا ہون کہ اس کتاب نے بڑی قوت اور پورے رعب سے تبجیل اور تکریم مجہسے حاصل کی میرا خیال غلط نکلا جو میرے دل میں تہا کہ ایک معمولی مجموعہ ہوگا جسکی ہمارے سلسلہ کو چندان ضرورت نہ ہوگی مین سچے دل اور بصیرت سے کہتا ہون کہ آپ نے میرے خیال اور گمان سے بہت ہی بڑہ کر کام کیا ہے آپنے اس کتاب سے اس شدید ضرورت کو پورا کیا ہے جسکو مختلف شہروں میں ہمارے بہائی محسوس کرتے تہے آپنے ہر ایک احمدی کے ہاتہہ میں گو وہ امی ہی ہو ایسا سامان دیدیا ہے کہ کبہی کسی بحث مین شیطان اسپر غالب نہیں آسکیگا۔ حضرت کے نام مختلف شہروں سے ہمارے غریب اور امی دوستوں کے پے در پے خط آتے تہے کہ فلان اعتراض جو مخالف کرتے ہیں۔ اسکا کیا جواب دیا جائے ایسے خطوط اس کثرت سے آتے تہے کہ جواب لکہنا دشوار ہو جاتا اور درحقیقت ہر فرد کو وہی باتیں اور مفصل باتیں تحریر کرنی جو کتابون مین بارہا لکہی جا چکی ہیں بڑا مشکل امر ہو جاتا آپنے اس مشکل کو رفع کر دیا آپنے ایسا کافی مجموعہ تیار کر دیا ہے کہ اس سلسلہ عالیہ کی نسبت ہر قسم کے اعتراض کا جواب اس سے مل سکتا ہے جزاک اللہ عنی وعن الاسلام خیر الجزاء جسقدر محنت آپنے اس کتاب کی تالیف میں کی ہے خدا ہی اسکی جزا ہو کئی سو کتابون کا پڑہنا اور ان کے حوالے دینا۔ اور سندون اور شاہدون سے طالب طبیعتون کو سیر کر دینا یہ آپ ہی کا حصہ ہے ایک خصوصیت جس نے میرے دل کو زیادہ اپنی طرف مائل کیا اس کتاب میں یہ ہے کہ اس مین معقول اور منقول دونوں پیرایوں کو حسن طور پر اختیار کیا گیا ہے ایک ہی وقت مین جیسے ایک مولوی اور صوفی اور کوئی اور منقولی مشرب کو پسند

قوت سے بہر جائیگا اب معترض ورنکتہ چین کا کیا خوف ہے میرے پاس آج کافی سامان موجود ہے خدا تعالی اسے قبول کرے اور اس نور اور حق کی اشاعت کا کامل ذریعہ اسے بنائے جسکی تائید کیلئے یہ لکہی گئی ہے پہر ایکدفعہ میرا جی چاہتا ہے کہ میں آپکو مبارکباد دون کہ آپکے ہاتہہ سے خدا تعالی نے بڑا مفید کام لیا ہے آپنے احمدی جماعت پر بڑا احسان کیا ہے خدا تعالی آپکے ساتہہ احسان کرے۔ عاجز عبد الکریم از قادیان ۱۵ ر جولائے

# روزنامچہ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان اپریل ۱۹۰۱ء

## نام چندہ دہندگان عام اغراض مساکین فنڈ

### تفصیل مبلغ لعہ ۸ر آمدہ از نظیر صاحب قلات

میر عالم صاحب تہانہ دار صہ
میر ولی محمد خان صاحب کورد عہ
میر عیسیٰ خان صاحب قبولی للعہ
میر اعتبار خان صاحب نائب ڈفادار عا
میر کرم خانصاحب تہانہ دار ندیلے سے
قاضی نظیر حسین صاحب عصہ ۱پ
منشی دولت خان صاحب ۲ر
سید غلام حسین صاحب چشتی ۱۴ر ۶پ
سنتو مستر ۸ر
اللہ رکھا صاحب ۱۴ر منشی الٰہ بخش صاحب ۸ر
منشی الہ داد خان صاحب [illegible] - ار
محمد خانصاحب ار منشی نیک محمد ۶پ
لالہ بالک رام صاحب عصہ
منشی وزیر علی صاحب ۸ر
سید سلطان شاہ صاحب ۴ر
میر مبارک خان صاحب ۲ر
میر رحیم خان صاحب ۸ر

## بابت ماہ مئی سنہ ۱۹۰۱ء

نواب محمد علیخان صاحب مالیر کوٹلہ ×
منشی تاجدین صاحب از لاہور ۱۰ر
سید سعید الدین صاحب از سونگرا ڈاکخانہ کبنڈو و ٹہنا ضلع کٹک ×
مولوی جان محمد صاحب مدرس انٹرنس سکول عہ
معرفت محمد جان صاحب چندہ عید الاضحی از وزیر آباد للعہ
〃 محمد جان صاحب از وزیر آباد لعہ
میاں سلطان موچی صاحب معرفت نور الدین از ٹانک گلوی بٹالین ملٹری پولیس عصہ
میاں علم الدین صاحب بہائی 〃 〃 〃 عصہ
نور الدین صاحب از ٹانک گلوی بٹالین ملٹری پولیس عصہ
ضیاء الدین صاحب از قاضی کوٹ ×
قاضی محمد یوسف صاحب معرفت قاضی ضیاء الدین ×
مولوی سید احمد صاحب ساکن کولوتارڑا تحصیل حافظ آباد ×

---

معرفت اللہ دتا صاحب 〃 مولوی غلام محی الدین صاحب 〃 〃
محرر کمیٹی قلعہ دیدار سنگھ ۸ر خود اللہ دتا ۵ر
فیروز الدین صاحب طالب علم مڈل سکول قلعہ دیدار سنگھ ۴ر - متفرق ۵ار ×
عبد الرحمٰن صاحب اہلمد از کپورتھلہ سے × ×
قیمت کتب حکیم فضل الدین صاحب کتب کمیٹی از قادیان ×
عبد الرحیم از قادیان بابت قیمت ۱۵ر ۱پ × ×
محیط اعظم و قیمت لکڑی کمیٹی خرید کردہ از نہر نواب صاحب ×
محمد بخش صاحب از کڑیانوالہ تحصیلدار صہ ۸ر × ×
محمد شریف صاحب اسسٹنٹ سارجن قلات صہ × ×
منجانب زوجہ عزیز اللہ صاحب ×
سریجر پوسماسٹر از نادون × عگا ×
سید مختار احمد صاحب عصہ ۱۰ر × ×
معرفت خلیفہ نور الدین صاحب از جموں × صہ ×
〃 خلیفہ نور الدین 〃 〃 〃 عے ×
ضیاء الحق صاحب از کٹک عگا × ×
مولوی قطب الدین صاحب از قادیان ×
منجملہ قیمت محیط اعظم تعدادی صہ ۴ر × ×
از جماعت افریقہ معرفت محمد ابراہیم و محمد افضل و فرزند علی و بابو نبی بخش صاحب وغیرہ لعہ عہ × ×
محمد موسےٰ رضا صاحب کین وجینٹ فیلچی کانل سٹریٹسی اینڈ اسٹیشن بنگلور سے ۸ر ×
معراجدین صاحب از لاہور عصہ عصہ ×
شیخ کرم الٰہی صاحب گڑی ساز از لاہور عصہ × ×
شیخ عبد الرشید صاحب از میرٹھ × ۴ر
علی گوہر صاحب ٹرینیورٹ لائن وسٹرکٹ اسسٹنٹ ٹرینیورٹ لائن میرٹھ عگا × ×
زین الدین محمد ابراہیم صاحب از بمبئی صہ × ×
محمد کرم الٰہی صاحب احمدی از پٹیالہ عصہ عا ×
امام الدین احمدی عصہ
مولوی غلام علی صاحب از جہلم × ۸ر ×
مولوی عبد اللہ صاحب کشمیری سابق مدرس قادیان بابت قیمت محیط اعظم ۸ر عصہ
کلرک نور الدین احمدی پلٹن نمبر ۲۲ جمعدار راولپنڈی ۵ر عگا [illegible] × ×